بیویوں کے درمیان عدل

www.KitaboSunnat.com

وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِی الْیَتٰمٰی
فَانْکِحُوْا مَا طَابَ لَکُمْ مِّنَ النِّسَآءِ
مَثْنٰی وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا
تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَۃً اَوْ مَا مَلَکَتْ
اَیْمَانُکُمْ ذٰلِكَ اَدْنٰٓی اَلَّا تَعُوْلُوْا
[النساء:۳]

اُمِّ عبدِ منیب

مشربہ علم وحکمت
ندیم ٹاؤن ڈاکخانہ اعوان ٹاؤن لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

بیویوں کے درمیان عدل

اُمِّ عبدِ منیب

www.KitaboSunnat.com

ناشر:
مشربہِ علم وحکمت (دارالشکر)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جمیع الحقوق محفوظة

نام کتاب ———— بیویوں کے درمیان عدل
اہتمام ———— محمد عبدمنیب
ناشر ———— مشربہِ علم وحکمت
اشاعت اول ———— رمضان ۱۴۲۸ھ
اشاعت دوم ———— ربیع الثانی ۱۴۳۱ھ
قیمت ———— 42:00

ناشر: مشربہِ علم وحکمت (دار الشکر)
ندیم ٹاؤن ملتان روڈ لاہور۔ پاکستان 0321-4609092 0300-4270553

ڈسٹری بیوٹر: دار الکتب السّلفیہ
غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور۔ فون: 042-37361505

☆ البلاغ Shop #: 4-LG لینڈ مارک پلازہ، جیل روڈ۔ لاہور
فون: 0300-8880450042-5717843

☆ اسلام آباد مکان نمبر 264 گلی نمبر 90 سیکٹر i-8/4 اسلام آباد۔
فون: 0300-5148847

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست

تعدد ازدواج مرد کے لیے ایک آزمائش	6
بیویوں کے درمیان عدل کا حکم	7
علماء کی رائے	11
عدل سے کیا مراد ہے؟	16
عدل کن امور میں	17
نفقہ	17
ضروریاتِ زندگی مہیا کرنا	20
بیماری اور علاج	22
اگر پورا نفقہ نہ دے تو	23
نفقہ ادا کرنے کی مختلف صورتیں	23
سکنیٰ (مکان)	24
حقوقِ زوجیت	29
باری مقرر کرنا	32
بیوی کو اس کے اعزہ و اقربا سے ملوانا	34
سفر میں باری مقرر کرنا	35

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیرون ملک رہنے والے مرد	36
عام وقت دینے میں برابری	36
اہلِ خانہ کی دینی تربیت	37
امر بالمعروف ونہی عن المنکر	39
حسنِ معاشرت	44
بیویوں کی دل جوئی کرنا	48
بیویوں کے ساتھ کھیلنا اور دل لگی کرنا	52
بیوی کے متعلقین	52
بچوں میں عدل	53
ہماری معاشرت میں ایک سے زائد بیویاں	54
مرد حضرات کی ذمہ داری	62
دوسرے نکاح سے قبل	64
دوسری شادی اجازت یا حکم؟	69
کیا دوسرا نکاح کرنا سنت ہے؟	71
بیویوں میں ناانصافی کرنے کا انجام	73
اسلامی معاشرت کے اہم انفرادی پہلو	79

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بیویوں کے درمیان عدل

اسلام دین فطرت ہے، اس میں انسان کی روح اور جسم دونوں کے تقاضے پورے کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے کافی وشافی احکامات دیئے ہیں۔ تعدّدِ ازدواج کا قانون اس کی جیتی جاگتی مثال ہے۔ عدل کی شرط کے ساتھ مرد کو یہ اجازت دی گئی ہے کہ وہ بیک وقت چار بیویاں اپنے عقد میں رکھ سکتا ہے۔ مغرب کے دانشور اور اس سے مغلوب ذہنیت کے حامل مسلمان اس قانون پر ناک بھوں چڑھاتے اور پہلی بیوی پر اسے ظلم کے مترادف قرار دیتے ہیں۔ اکثر مسلم ممالک نے یہ قانون نافذ کر رکھا ہے کہ مرد صرف پہلی بیوی کے بانجھ ہونے کی صورت میں دوسری شادی کر سکتا ہے۔ نیز اس کے لیے پہلی بیوی سے اجازت لینا ضروری ہے۔

اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ قانون کی موجودگی میں کسی انسان کی خواہش یا اسلام کے علاوہ کسی اور قانون کو اہلِ اسلام پر نافذ کر دینے کا مطلب یہ ہے کہ اربابِ حکومت اسلام پر مطمئن نہیں اور وہ اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں قانون سازی کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شرک کا ارتکاب کرتے ہیں۔

تعدّدِ ازدواج کا قانون معاشرے کے لیے رحمت کیوں اور کس طرح ہے؟ مرد و عورت کو یہ کون کون سے تحفظات فراہم کرتا ہے؟ اس پر بحث کرنا مقصود نہیں بلکہ ان مسلمان مردوں کی توجہ اس طرف مبذول کرانا ہے۔ جو دو، تین یا چار بیویاں تو کر لیتے ہیں لیکن ان کے درمیان عطا کردہ معیارِ عدل کو قائم نہیں رکھتے۔

تعددِ ازدواج مرد کے لیے ایک آزمائش:

رب العزت نے مرد کو دو، تین چار عورتوں سے نکاح کی اجازت دے کر اسے کوئی اضافی سہولت، عیش و عشرت کا موقع یا کوئی اعزاز و انعام عطا نہیں کیا جیسا کہ غیر مسلموں یا اسلام کے احکامات سے نابلد مسلمانوں کی اکثریت کا خیال ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ جو مرد ایک سے زائد شادیاں کرتا ہے' وہ خود کو ذمے داریوں کے شکنجے میں دو بیویوں کی صورت دوگنا' تین بیویوں کی صورت تین گنا اور چار بیویوں کی صورت میں چار گنا جکڑ لیتا ہے۔

پہلے وہ صرف ایک بیوی کے لباس، رہائش، خوراک، علاج اور دیگر تمام ضروریات کو پورا کرنے کا پابند تھا۔ اب وہ دو، تین یا چار بیویوں کو یہ سب کچھ مہیا کرنے کا پابند ہے۔ پہلے وہ صرف ایک بیوی کی شکایات یا تلخ و شیریں سنتا اور سہتا تھا، اب اسے دو، تین یا چار بیویوں کا اس قسم کا رویہ برداشت کرنا پڑتا ہے۔ پہلے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صرف ایک بیوی سے اس کے بچے تھے۔ اب اس کے دو، تین یا چار بیویوں سے بچے ہیں۔ جن کی کفالت، تربیت اور ان میں مساوات اس پر فرض ہے۔

بیویوں کے درمیان عدل کا حکم:

اللہ تعالیٰ نے مندرجہ ذیل آیت میں بیویوں کے درمیان عدل کا حکم دیا ہے۔

﴿ وَ اِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِی الْیَتٰمٰی فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰی وَ ثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۚ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اَوْ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰۤی اَلَّا تَعُوْلُوْا ؕ﴾

"اگر تمہیں خطرہ ہو یتیم لڑکیوں کے بارے میں کہ ان میں انصاف نہ کر سکو گے تو پھر دوسری عورتوں سے جو تمہیں پسند آئیں۔ دو دو، تین تین، چار چار تک نکاح کر لو لیکن اگر تمہیں یہ اندیشہ ہو کہ ان میں انصاف نہ کر سکو گے تو پھر ایک ہی کافی ہے یا پھر وہ کنیزیں جو تمہارے قبضے میں ہوں۔ یہ ناانصافی کرنے سے زیادہ بہتر ہے۔[النساء: ۳]

آیت کا شانِ نزول:

عروہ رضی اللہ عنہ نے ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اس آیت کا مطلب دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا۔"اے میرے بھانجے (بسا اوقات ایسا ہوتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ کوئی) یتیم بچی کسی (نامحرم) ولی کی سرپرستی میں ہوتی اور وہ اس کے مال میں شریک ہوتی اور اس ولی کو اس یتیم بچی کی شکل وصورت بھی پسند ہوتی (اور اصل بات یہ ہوتی کہ) اس بچی کے مال پر اس کی نگاہ ہوتی تو وہ چاہتا کہ اس سے نکاح کرے لیکن اس کے پیش نظر نہ تو پورا مہر ادا کرنا ہوتا اور نہ وہ تمام حقوق ادا کرنا چاہتا جو کسی دوسرے شخص سے نکاح کی صورت میں مقصود تھے۔ اس لیے ایسے (ظلم کے) نکاح سے ان سرپرستوں کو روک دیا گیا۔ ہاں! اگر یہ ان بچیوں کے ساتھ پورا انصاف کریں اور رواجی مہر کی اعلیٰ مقدار بھی ادا کریں تو نکاح کر لینے میں کوئی حرج نہیں ورنہ انہیں یہ حکم ہے کہ وہ ان بچیوں کے علاوہ دوسری عورتوں سے نکاح کر لیں۔" [صحیح بخاری، کتاب التفسیر، تفسیر سورہ النساء]

صحیح مسلم میں یہ روایت ہے کہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: یہ آیت اس شخص کے بارے میں نازل ہوئی جس کے زیر سرپرستی مال دار بچی ہو اور یہ شخص اس کا ولی اور وارث ہو۔ نیز اس بچی کا کوئی اور ایسا خیر خواہ نہ ہو جو اس کی حمایت کرے اور اس کا حق دلانے کی کوشش کر سکے۔ چنانچہ یہ شخص اس بچی کا کسی دوسرے شخص سے نکاح نہیں کرتا بلکہ مال کے لالچ میں (اس سے خود نکاح کرے) اس کے ساتھ زیادتی اور بدسلوکی کرتا رہتا ہے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا "اگر تم کو یتیم بچیوں کے ساتھ انصاف نہ کرنے کا خطرہ ہو تو اس کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علاوہ جو عورتیں تمہیں پسند ہوں' ان سے نکاح کرلو' یعنی جن سے نکاح کرنا جائز ہے اور اس یتیم بچی کا پیچھا چھوڑ دو کہ جسے (تم سے نکاح کے ذریعہ) ضرر پہنچ سکتا ہے''۔[ص ۱۰٤ :معاشرتی مسائل اور اسلام]

آیت اور اس کی وضاحت پر مبنی مندرجہ بالا حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ:

☆ قبل از اسلام لوگ بے سہارا بچیوں کے ساتھ نکاح تو کر لیتے لیکن ان کے حقوق ادا نہیں کرتے تھے۔

☆ بیویاں جس قدر جی چاہتا کرتے جاتے کوئی حد مقرر نہیں تھی۔ بیویوں کے درمیان کوئی عدل نہیں کرتے تھے۔

صرف یہی نہیں قبل از اسلام مرد جتنے چاہتے نکاح کرتے جاتے اور عورت کو جب چاہتے چھوڑ دیتے۔ جسے چاہتے اسے معلق رکھتے ،نہ تو اس کے حقوق ادا کرتے' نہ اسے طلاق دیتے۔ کبھی ایک طلاق دے کر مزید طلاقیں ہی نہ دیتے۔ جس کی وجہ سے عورت نہ اس مرد کی بیوی ہوتی نہ کسی اور مرد سے نکاح کرنے کی حالت میں ہوتی۔ بعض مرد بیوی سے کسی قسم کا تعلق قائم نہ رکھنے کی قسم کھا لیتے جس کی وجہ سے عورت مرد کے نکاح میں ہونے کے باوجود برسوں اپنے حقوق سے محروم رہتی۔ اسلام نے مندرجہ بالا آیت اور دیگر احکامات کے ذریعے عورت پر ہونے والے ان مظالم کی مکمل روک تھام کردی اور خواتین کو مندر... تحفظات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عطا کیے۔

☆ لاتعداد بیویوں کی بجائے صرف چار تک بیویاں رکھنے کی اجازت دی۔

☆ صرف اس عورت سے نکاح کرنے کی اجازت دی جس کے حق مہر، مکان، حقوق، نفقہ، شب باشی وغیرہ ادا کرنے کی نیت ہو۔

☆ عورت کی اپنی مرضی کو لازمی شرط قرار دیا۔ اگر وہ اس مرد سے نکاح کا انکار کر دے تو اس کا ولی زبردستی اس کا نکاح نہیں کر سکتا۔

☆ بیوی سے کسی قسم کا تعلق نہ رکھنے کی قسم کھا لینے والے (ایلا) کے لیے چار ماہ کی مدت مقرر کی گئی ہے۔ اگر وہ بیوی کو شریفانہ طریقے سے رکھنا چاہتا ہے تو چار ماہ پورے ہونے سے پہلے پہلے قسم توڑ دے اور اس کا کفارہ ادا کر دے یا ٹھیک چار ماہ گزرنے کے بعد رجوع کر لے ورنہ خود بخود ایک طلاق واقع ہو جاتی ہے۔

[دیکھئے تسیر القرآن، جلد تفسیر، البقرہ:۲۲۷]

☆ طلاق کو ناپسندیدہ ترین کام قرار دیا گیا تاکہ بار بار نکاح کرنے توڑنے کا کھیل ختم کیا جا سکے۔

☆ بیویوں کے حقوق ادا کرنے میں عدل کو دوسرے، تیسرے یا چوتھے نکاح کے لیے شرط قرار دیا گیا۔

☆ اگر یہ اندیشہ لاحق ہو کہ مرد، دو، تین چار بیویوں کے درمیان عدل نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر سکے گا تو ایک پر ہی اکتفا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

ثابت ہوا کہ اس آیت کے نزول کا مقصد بیویوں کے درمیان ناانصافی کرنے، ایک کو دوسری کے مقابلے میں ترجیح دینے یا عورت کو معلق چھوڑ دینے جیسی ظالمانہ روش کا قلع قمع کرنا ہے۔ اب اگر کوئی مرد اس حکم پر عمل کرتے ہوئے دو، تین یا چار بیویاں تو کر لیتا ہے لیکن ان کے حقوق ادا نہیں کرتا، تو یہ اللہ کی آیات کا مذاق ہے۔

علماءکرام کی رائے:

مشہور مفسر اور تابعی ضحاک اس آیت کی تفسیر میں کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے بیویوں کی اتنی تعداد رکھنے سے منع کیا ہے جن کے درمیان رات گزارنے اور دوسرے حقوق ادا کرنے کے سلسلے میں مساوات نہ برتی جا سکے۔ اس حکم سے مساوات کا ضروری ہونا بھی معلوم ہو جاتا ہے۔

[تفسیر قرطبی، اسلام اور معاشرتی مسائل، ص:۸۷]

حنفی فقیہہ علاء الدین کاشانی کہتے ہیں اگر کسی شخص کی ایک سے زائد بیویاں ہیں تو اس کے ذمہ لازم ہے کہ ان سب کے حقوق یکساں طور پر ادا کرے یعنی ضروری اخراجات اٹھائے۔ لباس، مکان اور رات گزارنے میں یکسانیت برتے، اسی مساوات کا نام عدل ہے۔ پس اگر اس کے پاس دو بیویاں ہیں تو ان دونوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے درمیان کھانے پینے، مکان اور رات گزارنے میں بالکل برابری کا برتاؤ کرے۔[اسلام اور معاشرتی مسائل، ص:۹۳]

دونوں بیویوں سے تعلق اور حسن معاشرت کا شرعی سبب بھی ایک ہے یعنی نکاح لہٰذا دونوں کے ساتھ برتاؤ بھی یکساں کرنا لازم ہوگا، ظاہر ہے اس سبب میں کنواری اور شوہر رسیدہ اور جوان، قدیمہ اور جدیدہ غرضیکہ ہر طرح کی بیوی برابر ہے تو برتاؤ بھی یکساں ہونا چاہیے۔[اسلام اور معاشرتی مسائل، ص:۹٤]

قاضی ابوبکر ابن العربی مالکی کہتے ہیں:

اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ اگر تمہیں چند بیویوں کے حقوق ادا نہ کرنے اور سب کے ساتھ مساویانہ برتاؤ نہ کر سکنے کا خدشہ ہو تو چند بیویاں نہ رکھو بلکہ صرف ایک ہی پر اکتفا کرو۔ کیونکہ سب کے ساتھ یکساں سلوک کرنا فرض ہے اور یہ اصول بھی معلوم ہونا چاہیے کہ شرعی احکام ظاہر حالات کے اعتبار سے متعلق ہوتے ہیں کیونکہ یہی بات ذی عقل کے لیے آسان ہے۔ اس اصول کا تقاضا یہ ہے کہ جو شخص بھی بظاہر جسمانی قوت اور مالی وسعت اس قدر رکھتا ہے جس سے چار بیویوں کے حقوق پورے ادا کر سکے اسی کو اجازت ہے کہ وہ ایسا کرے جو جسمانی قوت اور مالی اعتبار سے اس کا تحمل نہیں کر سکتا اسے صرف اس تعداد پر اکتفا کرنا چاہیے جس کا وہ آسانی سے متحمل ہو سکتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[اسلام اور معاشرتی مسائل، ص: ١٦]

علامہ بدرالدین کاشانی کہتے ہیں:

اگر خاوند دو آزاد عورتیں یا دو لونڈیاں رکھتا ہے تو اس کے لیے واجب ہے کہ ان دونوں کے درمیان غذا، لباس، مکان اور شب باشی میں عدل اور برابری کا سلوک کرے۔ [عورت اسلامی معاشرے میں، ص: ٣٦٤]

مولانا برہان الدین سنبھلی کہتے ہیں:

دو بیویوں میں ایسے اوصاف کا نمایاں فرق جو طبعی طور پر ترجیح کا باعث ہوا کرتا ہے۔ (حسن و جمال میں فرق، کنواری اور بیوہ میں فرق' جوان اور بوڑھی میں فرق) اسے بھی وجہِ ترجیح اور ان کے درمیان شب باشی وغیرہ میں امتیاز برتنے اور فرق کرنے کے لیے وجہِ جواز نہیں قرار دیا گیا۔

www.KitaboSunnat.co

[اسلام اور معاشرتی مسائل، ص: ٩٣]

مولانا ابوالاعلیٰ مودودی کہتے ہیں:

کثرتِ ازدواج کی اصل حیثیت فقط یہ ہے کہ یہ حلال و مباح ہے نہ یہ فرض ہے اور نہ یہ واجب، نہ حرام نہ مکروہ، اس چیز کو پیش نظر رکھا جائے تو بہت سی الجھنوں سے چھٹکارا مل سکتا ہے۔ جو شخص عدل کی شرط پوری نہیں کرتا مگر ایک سے زیادہ بیویاں کرنے کے جواز سے فائدہ اٹھاتا ہے وہ اللہ کے ساتھ دغابازی کرتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکومتِ اسلامی کی عدالتوں کو یہ حق حاصل ہے کہ جس بیوی یا جن بیویوں کے ساتھ وہ انصاف نہیں کر رہا ان کی دادرسی کریں۔

[تفہیم القرآن، تفسیر متعلقہ آیت]

حنفی محقق ابن امام رحمہ اللہ کہتے ہیں:

جسے نکاح کرنے کے بعد ظلم کرنے کا گمان ہو اس کے لیے دوسرا نکاح کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ اگر ظلم کا یقین ہو تو حرام ہے کیونکہ نکاح نفس کی حرام کاری سے حفاظت کے لئے مشروع ہوا ہے اور ثواب حاصل کرنے کی غرض سے لیکن نکاح کے بعد جو شخص ظلم کر کے گناہ اور حرام کا ارتکاب کرنے لگے اس کے حق میں یہ بجائے ثواب ملنے اور حرام سے بچنے کے گناہ کا سبب بن جائے گا۔ بس ان برائیوں کے غالب آ جانے کی وجہ سے نکاح کے مصالح ہی فوت ہو جائیں گے۔ لہٰذا نکاح کرنا اس کے لیے ممنوع ہوگا۔ [اسلام اور معاشرتی مسائل، ص: ۸۹]

جو شخص عدل کی شرائط پوری نہیں کرتا اس کے لیے رسول اللہ ﷺ نے مندرجہ ذیل وعید سنائی ہے۔

من كانت عند الرجل امراء تان فلم يعدل بينهما جاء يوم القيامة وشقه ساقط.

"جس شخص کی دو بیویاں ہوں اور وہ ان کے درمیان عدل نہ کرے تو وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قیامت کے روز اس حال میں آئے گا کہ اس کے جسم کا ایک پہلو لٹکا ہوا (فالج زدہ) ہوگا۔'' [سنن ابی داود، کتاب النکاح]

اس سزا پر غور کریں اس شخص نے بیوی کے حقوق ادا نہیں کیے اور اسے معلق لٹکا ہوا چھوڑ رکھا تھا' روز قیامت سزا کے طور پر اس کے جسم کا ایک حصہ بھی اسی طرح لٹکا ہوا ہوگا۔ گویا وہ شخص زبانِ حال سے اپنی بیوی پر کیے ہوئے ظلم کی داستان سنا رہا ہوگا۔

ایک متقی اور دنیا پر آخرت کو ترجیح دینے والا مسلمان اگر یہ سمجھتا ہے کہ وہ بیویوں کے درمیان عدل کر سکے گا، اس کے پاس صحت، قوت، دولت، مزاج میں صبر و تحمل ہے تو وہ اس خارزار میں قدم رکھے گا ورنہ آخرت کی رسوائی اور سزا اپنے لیے خود واجب کر لینے کی طرف وہ کبھی قدم نہیں اٹھائے گا۔ جب کہ اللہ تعالیٰ اسے تاکید کر رہا ہے کہ عدل نہ کر سکنے کا احتمال ہو تو بس ایک ہی بیوی کافی ہے۔

انسانی نفسیات کا خاصہ ہے کہ جہاں اس کے دل اور نظر کو کوئی چیز بھا جائے وہ اس طرف مائل ہو جاتا ہے۔ ایک سے زائد بیویوں کی صورت یہ ممکن ہے کہ مرد کا دل یا نظر کسی بیوی کی کسی ادا پر خوش ہو اور وہ اس کی طرف مائل رہے اور دوسری بیوی کے حقوق نظر انداز کر دے بلکہ اختیاری امور میں عدل کرنے کے باوجود قلبی میلان میں عدل ہے ہی ناممکن۔ انسانی نفسیات کے خالق اور علیم و حکیم نے اسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیے فرمایا:

﴿ وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْٓا اَنْ تَعْدِلُوْا بَيْنَ النِّسَآءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوْهَا كَالْمُعَلَّقَةِ ۭ وَاِنْ تُصْلِحُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴾[النساء: ۱۲۹]

''اگر تم اپنی بیویوں کے درمیان کما حقہ عدل کرنا چاہو بھی تو ایسا ہرگز نہ کرسکو گے لہٰذا یوں نہ کرنا کہ ایک بیوی کی طرف تو پوری طرح مائل ہو جاؤ اور باقی کو لٹکتا چھوڑ دو اگر تم اپنا رویہ درست رکھو اور اللہ سے ڈرتے رہو تو بے شبہ اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔''

اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں یہ تنبیہ کی ہے کہ قلبی میلان کے نام پر ایسا نہ ہو کہ ایک کے تو ناز نخرے اٹھائے جائیں اور دوسری کو یوں چھوڑ دیا جائے کہ وہ نہ شوہر والی رہے نہ بغیر شوہر کے۔ مندرجہ بالا آیت سے ثابت ہوا کہ قلبی میلان میں عدل ناممکن ہے۔

عدل سے مراد کیا ہے؟

اس میں دو معنی بنیادی طور پر پائے جاتے ہیں۔ توازن و تناسب قائم رکھنا ہے۔ دوسرے کو اس کا حق بے لاگ طریق سے دینا۔[الفروق اللغویہ از ابوہلال عسکری]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عدل کن امور میں ہے؟

بیویوں کے درمیان عدل ان تمام امور میں لازی ہے جسے اسلام ایک بیوی کا حق قرار دیتا ہے مثلاً خوراک مہیا کرنا......لباس......رہائش......وغیرہ عدل کی عملی صورتیں قرآن حکیم اور احادیث میں مندرجہ ذیل ہیں:

نفقہ:

ایک اسلامی اصطلاح ہے، اس سے مراد بیوی کے وہ تمام اخراجات ہیں جن کی ضرورت ایک عورت کو اپنی زندگی میں ہر روز یا کبھی کبھار پیش آتی ہے۔ نکاح ہونے کے ساتھ ہی مرد پر بیوی کا نفقہ ادا کرنا واجب ہو جاتا ہے اگر خاوند نفقہ ادا نہ کرے تو بیوی کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ عدالت کا دروازہ کھٹکھٹا کر اپنے اس حق کی بازیابی کرائے، عدالت مرد کو نفقہ نہ ادا کرنے پر کوئی تعزیر یا مالی تاوان وغیرہ عائد کر سکتی ہے۔ بیوی کو یہ بھی حق حاصل ہے کہ جن سالوں یا مہینوں کا نفقہ اسے نہیں ملا ان کا نفقہ بھی اپنے خاوند سے وصول کرے، اپنی بیوی یا اہل خانہ پر خرچ کرنے اور اس کی ترغیب دیتے ہوئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

دینا رانفقته فی سبیل الله ودینار انفقته رقبة ودینار تصدقت علی مسکین و دینار انفقته علی اهلك اعظمها اجراً الذی انفقته علی اهلك۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اگر ایک دینار تم نے اللہ کی راہ میں دیا، ایک دینار غلام آزاد کروانے میں دیا، ایک دینار مسکین کو دیا اور اور ایک دینار گھر والوں پر خرچ کیا ان سب میں سے ثواب کے اعتبار سے گھر والوں پہ خرچ کیا گیا دینار افضل ہے۔

[صحیح مسلم، کتاب الزکوة، باب فضل النفقة علی العیال والمملوك]

معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص اپنی بیویوں یا دیگر اہل خانہ کے اخراجات پورے نہیں کرتا اور اپنا مال دوسرے لوگوں یا دوسری جگہوں پر خرچ کر دیتا ہے چاہے وہ سبیل اللہ ہی کیوں نہ ہو اس کا یہ عمل ہرگز مستحسن نہیں بلکہ یہ ظلم ہے کہ حق دار کو محروم رکھ کر بے جا خرچ کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ بھی فرمایا:

ما اعطی الرجل امراته فهو صدقة۔

''شوہر بیوی پر جو خرچ کرتا ہے وہ بھی صدقہ ہے۔''

[مسند احمد، کتاب النکاح باب الوصیة بالنساء]

گویا صدقہ وخیرات صرف مسکینوں، یتیموں یا مساجد وغیرہ پر ہی خرچ کرنے کا نام نہیں بلکہ ہر وہ کام صدقہ ہے جسے اللہ تعالیٰ کا حکم مان کر اس کی رضا کے حصول کے لیے کیا جائے چونکہ مالی صدقات کی ترتیب میں پہلے بیوی کو اولیت حاصل ہے لہٰذا اس پر خرچ کرنا بھی صدقہ یعنی نیکی ہے۔ انسان فی سبیل اللہ اس لیے خرچ کرتا ہے کہ اس پر اجر ملے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کی وضاحت بھی کر دی، فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''تم اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی خاطر جو کچھ بھی خرچ کرو گے اس پر اجر ملے گا یہاں تک کہ اس لقمہ پر بھی جو تم نے اپنی بیوی کے منہ میں ڈالا۔''

[صحیح بخاری، کتاب الایمان]

نفقہ (خرچ) کتنا ہو؟ اس کی کوئی حد متعین نہیں اسے مرد کی مالی حالت پر چھوڑ دیا گیا۔

حکم ربانی ہے:

﴿لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ ۭ وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ فَلْيُنْفِقْ مِمَّآ اٰتٰىهُ اللّٰهُ ۭ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَآ اٰتٰىهَا ۭ سَيَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُّسْرًا﴾

''کشادگی والے کو اپنی کشادگی کے اعتبار سے خرچ کرنا چاہیے اور جس پر اس کی روزی تنگ کر دی گئی ہو (یعنی محتاج ہو) اسے چاہیے کہ جو کچھ اللہ نے اسے دے رکھا ہے اس میں سے اپنی حیثیت کے مطابق خرچ کرے۔ کسی نفس کو اللہ تکلیف نہیں دیتا مگر جتنی طاقت اس نے دے رکھی ہے جلد ہی اللہ تنگی کے بعد آسانی پیدا کر دے گا۔'' [الطلاق: ۷]

کشادگی یا تنگ دستی کا پیمانہ کیا ہے؟ اس کا جواب ہمیں اس حدیث سے ملتا ہے۔

''ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ بیوی کا خاوند پر کیا حق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

ان یطعمها اذا طعم و ان یکسوها اذا کتسی ولا یضرب الوجه ولا یقبح ولا یهجر الا فی البیت۔

''جب تو خود کھائے تو اسے بھی کھلائے۔ جب تو خود پہنے اسے بھی پہنائے (ضرورت پڑے تو) اپنے گھر کے علاوہ دوسری جگہ الگ نہ کر۔''

[صحیح سنن ابن ماجه، للالبانی، الجزء الاول: ۹۸۲]

معلوم ہوا کہ مرد اپنی مالی حیثیت کے لحاظ سے اور معاشرتی حیثیت کو برقرار رکھنے کے لیے جیسا خود کھاتا پیتا اور پہنتا اوڑھتا ہے ویسا ہی اپنی بیویوں پر خرچ کرنا چاہیے اور بیویوں میں خرچ کے لحاظ سے کوئی فرق نہیں کرنا چاہیے۔ ہمیں رسول اللہ ﷺ کے اسوۂ حسنہ سے یہی رہنمائی ملتی ہے۔ فتح خیبر کے بعد رسول اللہ ﷺ اپنی ہر زوجہ محترمہ کو سالانہ اسی (80) وسق کھجور اور بیس (20) وسق جو نفقہ کے طور پر دیا کرتے تھے۔ [صحیح بخاری]

''نیز ہر ایک زوجہ طیبہ کو دودھ دینے والی اونٹنی بھی فراہم کرتے۔''

[رحمة العالمین جلد دوم]

ضروریاتِ زندگی مہیا کرنا:

نکاح کے بعد بیوی کے تمام امور اور معاملات کا سرپرست خاوند ہے۔ لہٰذا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نفقہ ہی کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ وہ اپنی بیوی کو کھانے یا لباس کے علاوہ دوسری ضروریاتِ زندگی بھی فراہم کرے۔ان کو ہم تین حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔

❶ ضروریات:

جن کے بغیر زندگی گزارنا مشکل ہے۔مثلاً کھانا،لباس،بستر،مکان،پانی، روشنی کا انتظام،علاج اور برتن وغیرہ۔

❷ سہولیات:

مثلاً کپڑے دھونے کی مشین،گرم اور ٹھنڈے پانی کا انتظام،گاڑی،فریج، ٹیلی فون،خادمہ یا ملازم وغیرہ۔

❸ لوازمات:

جو چیزیں معاشرے نے ضرورت قرار دے رکھی ہیں حالانکہ ضرورت اور سہولت سے ان کا کوئی تعلق نہیں۔جیسے صوفہ سیٹ،فرنیچر،بیڈ،ٹی وی،وی سی آر، سیر وتفریح،سالگرہ جیسی رسومات،ڈیکوریشن پیس وغیرہ۔

خاوند پر یہ فرض ہے کہ اس نے ان میں سے جو کچھ اپنی ایک بیوی کو مہیا کر رکھا ہے وہ دوسری بیویوں کو بھی دے۔ان کے درمیان فرق کرنا درست نہیں۔کچھ ضروریات ایسی بھی ہیں جن کا تعلق کسی عورت کے اپنے اپنے ذوق سے ہے۔مثلاً ایک کا مزاج علمی ہے۔دوسری کو بننے سنورنے کا شوق ہے۔کسی کو گھر سنوارنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور پھول سجانے کا۔ بیویوں کی ایسی ضروریات پوری کرنے کے لیے بہتر صورت یہ ہے کہ انہیں یکساں رقم دے دی جائے تا کہ وہ اسے اپنے ذوق کے مطابق خرچ کرلیں۔

مرد پر واجب ہے کہ اپنی کسی بیوی کے بیمار ہونے کی صورت میں اس کے مناسب علاج معالجہ پر حتی المقدور خرچ کرے اس سلسلے میں کوشش سب بیویوں کے لئے برابر ہونی چاہیے یہ نہیں کہ ایک بیوی سخت تکلیف میں بھی علاج سے محروم رہے اور دوسری کی ذرا سی تکلیف پر ڈاکٹروں کے ہاں بار بار چکر لگائے جائیں۔ یاد رہے کہ بیماری کی صورت خرچ میں ہی نہیں بلکہ توجہ اور کوشش میں بھی بیویوں کے درمیان برابری کرنا چاہیے۔ جو مرد اپنی بیویوں کا یا کسی ایک بیوی کا خرچ روک لیتا ہے اس کے لئے رسول اللہ ﷺ نے وعید سنائی ہے۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

كَفىٰ اِثْماً اِنْ يَحْبِسُ عَنْ مَّنْ يَمْلِكُ قُوْتَهُ۔

''اس آدمی کو ہلاک کرنے کے لئے) اتنا ہی کافی ہے کہ جس کا خرچ اس کے ذمہ ہے، اسے خرچ نہ دے۔'' [صحیح مسلم، کتاب النکاح]

اس تہدید کے بعد یقیناً ایک متقی اور صالح خاوند یہ تصور بھی نہیں کرسکتا کہ وہ اپنی کسی بیوی، بچے یا دیگر اقربا جو اس کی کفالت میں ہیں۔ ان کو خرچ دینے سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہاتھ روکے گا۔

اگر مرد پورا نفقہ نہ دے تو:

ہندہ زوجہ ابو سفیان رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ ابوسفیان رضی اللہ عنہ ایک کنجوس آدمی ہے اگر میں ان کے مال میں سے بغیر بتائے لے لوں تو پھر؟ آپ ﷺ فرمایا: اپنی اور اپنے بچوں کی ضرورت کے لئے لے سکتی ہو۔" [صحیح بخاری، کتاب النفقات، باب نفقة المرأه اذا غاب عنها زوجهاونفقةالولد۔صحیح مسلم]

گویا خاوند اپنے ہاتھ سے نہ دے تو بیوی کو بغیر بتائے اپنا حق وصول کرنا پڑے گا۔ ایک فرض شناس، ذمہ دار اور صالح مسلمان خاوند کے لئے یہی بہتر ہے کہ وہ اپنے ہاتھ سے بیوی کے اخراجات پورے کرے اور اس پر اجر کی بشارت حاصل کرے۔ www.KitaboSunnat.com

نفقہ ادا کرنے کی مختلف صورتیں:

مرد ماہانہ، سالانہ، ہفتہ وار یا اپنی سہولت کو مدنظر رکھ کر لگی بندھی رقم بیویوں کو برابر برابر دے دیا کرے، وہ اپنی ضروریات کو سامنے رکھ کر خود طے کرلیں کہ انہیں کہاں کہاں اور کیسے کیسے خرچ کرنا ہے؟ جس طرح رسول اللہ ﷺ اپنی اپنی بیویوں میں "فدک" کی پیداوار میں سے برابر برابر سب کو خرچ ادا کیا کرتے تھے۔ ہر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیوی کو برابر برابر ان کی مستقل ضروریاتِ زندگی لاکر دے، اس صورت میں بھی کچھ رقم ہر بیوی کو دینا ہوگی کیونکہ ہنگامی اور وقتی ضروریات پیش آتی رہتی ہیں۔ بیویوں کے کچھ اخراجات ایسے ہیں جن میں ان کی ضروریات خاصی مختلف ہوتی ہیں۔ایک بیوی کے اقارب دور ہیں اور ایک کے نزدیک۔دور کے اقارب والی کو آمدورفت کا خرچ زیادہ درکار ہے اور نزدیک کے اقارب والی کو کم، اس صورت میں مرد خرچ میں برابری کے بجائے ان کی ضرورت کے مطابق انہیں سفر خرچ مہیا کرے گا۔

مرد پر اپنی بیویوں کے اخراجات میں برابری کرنا واجب ہے لیکن اگر کوئی بیوی ہنسی خوشی خرچ یا رقم کو وصول کرنے سے دستبردار ہو جاتی ہے تو پھر مرد گناہگار نہیں ہوگا۔لیکن یاد رہے کہ کسی بیوی کو مجبور نہیں کرنا چاہئے کہ اپنے فلاں حق، فلاں ضرورت، یا فلاں خرچ سے دستبردار ہو جاؤ جب کہ شوہر دوسری بیوی یا بیویوں کا حق ادا کر رہا ہے۔ بیوی چاہے مال دار ہی کیوں نہ ہو، چاہے اس کا کوئی اپنا ذریعہ آمدنی بھی ہو تب بھی مرد پر بیوی کا نفقہ ادا کرنا واجب ہے۔ مرد کا بیوی کو کمانے کے لئے مجبور کرنا بھی شرعاً ناجائز ہے اور یہ اس پر ظلم ہی کی ایک قسم ہے۔

مکان (سکنیٰ):

سکنیٰ عربی زبان کا لفظ اور اسلامی اصطلاح ہے جس کا مطلب ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مکان، گھر، رہائش وغیرہ۔ مرد پر واجب ہے کہ وہ اپنی ہر بیوی کو رہائش مہیا کرے۔ رہائش ایسی ہو کہ جس میں عورت آزادانہ رہ سکے۔ اپنے سامان، اپنی عزت، اپنے مال اور اپنے ستر وحجاب کو محفوظ رکھ سکے۔ یہ مقصد صرف ایسی رہائش سے ہی ممکن ہے جو دوسروں سے علیحدہ ہو اور اس کی حدود میں بیوی کے علاوہ کسی اور کا عمل دخل نہ ہو، اس کی سب سے بڑی دلیل اور نمونہ ہر خاوند کے لئے اسوۂ رسول ﷺ میں موجود ہے۔ آپ ﷺ جب بھی کوئی نیا نکاح کرتے اپنی بیوی کو الگ گھر مہیا کرتے۔ قرآن حکیم میں آپ ﷺ کی بیویوں کے گھروں کا بیوت اور حجرات کے نام سے ذکر کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے امہات المومنین کو مخاطب کر کے فرمایا:

﴿وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ﴾

''اور اپنے اپنے گھر میں ٹھہری رہو۔'' [الاحزاب:٣٣]

﴿وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ﴾

''اور یاد کرو جو تمہارے گھروں میں تلاوت کی جاتی ہیں' آیات اور حکمت۔''

[الاحزاب:٣٤]

﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّا اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ﴾

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اے ایمان والو! نبی کے گھروں میں تب تک حاضر نہ ہو جب تک تم اذن نہ پاؤ۔'' [الاحزاب:۵۳]

چونکہ رسول اللہ ﷺ سب کے یکساں خاوند تھے۔اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان سب گھروں کو بیوت النبی ﷺ بھی کہا۔

رسول اللہ ﷺ کی اس قدر واضح سنت کے بعد مرد کا اپنی بیوی کو اپنے والدین یا بہن، بھائیوں یا پہلے سے موجود بیوی کے پاس لا کر ٹھہرانا محل نظر ہے۔خصوصاً پہلے سے موجود بیوی کے گھر میں لا کر رکھنا بہت سے اختلافات کا باعث بنتا ہے۔سوکن ایک ایسا لفظ ہے جو ایک عورت کے لئے اپنے اندر بہت بڑی چبھن اور تکلیف کا احساس لئے ہوئے ہے۔دو بیویوں کے درمیان اگر وہ اکٹھی رہیں تو جتنے بھی جھگڑے کھڑے ہوں گے۔حسد، غیبت، چغلی اور لگائی بجھائی کا چلن رہے گا۔ مرد پر براہ راست ان تمام برائیوں کی زد پڑے گی اور اللہ تعالیٰ کی پکڑ میں آئے گا۔دوسروں کے ساتھ بیوی کو رہائش مہیا کرنے میں بہت سے نقصانات ہیں۔ جب کہ اللہ تعالیٰ نے مردوں کو تلقین کی ہے کہ:

﴿ أَسْكِنُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنتُم مِّن وُجْدِكُمْ وَلَا تُضَارُّوهُنَّ لِتُضَيِّقُوا عَلَيْهِنَّ ﴾

''اور ان کو (بیویوں کو) رکھو اس طرح جیسے کہ تم رہتے ہو اپنی حیثیت کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مطابق اور تم انہیں نقصان میں مبتلا نہ کرو تا کہ ان پر تنگی کا راستہ نکالو۔'' [الطلاق: ٦]

مراد یہ کہ انہیں ایسی جگہ نہ رکھو جہاں انہیں ضرر پہنچنے کا اندیشہ ہو اور وہ گھٹن محسوس کریں۔ مشترکہ رہائش یا ایک ہی مکان میں بیویوں کو رکھنے میں تنگی یہ ہے کہ عورت اپنے مال و متاع ' ازدواجی زندگی کے راز، اپنی مرضی کا نظام مرتب کرنے، اپنے بچوں کی اپنی مرضی سے تربیت کرنے، اپنے گھر کی اشیاء میں حسب پسند صرف کرنے، اپنے خاوند کے لئے بننے سنورنے، اپنے خاوند کی اپنے ہاتھوں خدمت کرنے، اپنے اقربا سے گھل مل کر باتیں کرنے اور ان کی حسبِ پسند مہمان نوازی جیسے اہم امور سے روک دی جاتی ہے۔

قرآن حکیم میں موجود احکامات سے پتہ چلتا ہے کہ بیوی کی الگ رہائش ہونا چاہئے۔ ایک ہی گھر میں رہنے سے دونوں بیویوں کے اقربا اس گھر میں آئیں گے تو پھر ستر اور حجاب کیسے قائم رہے گا۔ اسلام زوجین کے درمیان راز کو دوسروں سے پوشیدہ رکھنے کا حکم دیتا ہے۔ جب دو بیویاں ایک گھر میں ہوں گی تو وہ پوشیدہ کیسے رہ سکیں گے۔ خصوصاً اس صورت میں کہ بیوی کی مرد کے ساتھ بے تکلفی ہوتی ہے اور وہ اس کے گھر میں بے باکانہ داخل ہو سکتی ہے۔

بیوی کو الگ رہائش مہیا کرنے کے سلسلے میں ایک واضح دلیل مرد پر اپنی بیویوں کے ہاں رات گزارنے کی باری مقرر کرنے کی پابندی ہے۔ اگر بیویاں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک ہی گھر میں رہتی ہوں تو پھر باری مقرر کرنے کے کیا معنی؟ اگر مرد کے وسائل ایسے ہیں کہ وہ بیوی کو پر آسائش مکان مہیا نہیں کر سکتا تو وہ سادہ سی رہائش مہیا کرے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیویوں کو جو گھر دیئے وہ کچی مٹی سے بنے ہوئے تھے۔ چھت پر کھجور کے تنے ڈالے گئے تھے۔ جس پر مٹی سے لپائی کی گئی تھی۔ صرف ایک ایک کمرہ تھا اور چھوٹا سا صحن۔ ایک وقت میں آپ ﷺ کے پاس نو بیویاں تھیں۔ اس لئے یہ نو مکان تھے۔ [طبقات ابن سعد، وفاء الوفا]۔

آپ ﷺ چاہتے تو ان مکانوں کی بجائے ایک ہی مکان بنا لیتے جو کھلا اور وسیع ہوتا اور تمام بیویوں کو ان میں اکٹھا رکھتے لیکن آپ ﷺ نے ایسا نہیں کیا۔

نیز آپ ﷺ نے تو دنیا کی چیزوں سے کم سے کم فائدہ اٹھایا۔ اگر مختلف بیویوں کے لئے ایک ہی مکان کا جواز ہوتا تو آپ ﷺ یقیناً ایسا ہی کرتے۔ فقہی اور قانونی کتب بھی عورت کے حق سکنیٰ کی تائید کرتی ہیں۔ رہائش بیوی کے بنیادی حق کے طور پر مرد پر واجب ہے۔ شوہر کو یہ اختیار نہیں کہ وہ کسی دوسرے کو اس میں شریک کرے کیونکہ اس سے بیوی کو تکلیف اور نقصان ہوگا۔ اسے اپنے مال و اسباب کے سلسلے میں بے فکری نہیں رہے گی۔ اسے اپنے شوہر کے ساتھ بے تکلف رہنے اور خاص تعلق قائم کرنے میں رکاوٹ ہوگی۔

اگر شوہر کا دوسری بیوی سے لڑکا موجود ہو تو اس کو یہ اختیار نہیں کہ وہ اس کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ رکھے۔البتہ کم سن بچے کو بیوی کے ساتھ رکھ سکتا ہے۔

[مشترکہ خاندانی نظام اور اسلام]

بعض مرد اپنی ایک بیوی کو مکان کے نچلے حصے میں اور دوسری کو مکان کے اوپر کے حصے میں رکھتے ہیں، یاد رہے کہ اگر سیڑھیاں نچلے حصے کے صحن یا کمروں کے اندر سے گزرتی ہیں جیسا کہ آج کل اکثر رواج ہے تو یہ صورت جھگڑے کا باعث ہے۔لہٰذا مرد کو چاہئے کہ چھت والی بیوی کے اترنے کا راستہ الگ رکھے تاکہ حسد ورقابت کے کم از کم مواقع پیدا ہوں۔

حقوقِ زوجیت:

نکاح کا بنیادی مقصد ہی زن وشوہر کا ایک دوسرے کے حقوقِ زوجیت ادا کرنا ہے۔باقی تمام حقوق اس کے ماتحت ہیں۔نکاح کے ذریعے میاں بیوی ایک دوسرے کی عصمت وعفت کو محفوظ رکھنے کے ذمہ دار قرار پاتے ہیں چونکہ مرد قوتِ فاعل ہے اور عورت شرم وحیا اور مرد کے ماتحت ہونے کے باعث اس سلسلے میں پیش قدمی کرتے ہوئے جھجک محسوس کرتی ہے۔اس لئے اسلام نے مرد پر یہ فرض قرار دیا ہے کہ وہ عورت کا حقِ زوجیت ادا کرے، اگر اس میں یہ حق ادا کرنے کی قوت وصلاحیت ہی نہیں تو اسے سرے سے نکاح کرنا ہی نہیں چاہئے۔ایک سے زائد بیویاں کرنے کی صورت میں مرد کی صحت وقوت اس قابل ہونی چاہیے کہ وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سب بیویوں کا حقِ زوجیت ادا کر سکے۔

رسول اللہ ﷺ نے ایک صحابی کو تاکید کرتے ہوئے فرمایا۔ ''بے شک تجھ پر تیرے رب کا بھی حق ہے۔ یعنی اس کی عبادت اور اطاعت کر اور تیرے نفس کا بھی تجھ پر حق ہے۔ (یعنی اسے بے جا مشقت میں نہ ڈال) تیری بیوی کا بھی تجھ پر حق ہے لہٰذا تو ہر ایک حق دار کا پورا حق ادا کر۔ [بخاری، کتاب الادب]

سعید بن مسیب رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ نے بیویوں سے الگ رہنے کی اجازت نہ دی۔ اگر آپ ﷺ اجازت دے دیتے تو ہم اپنے آپ کو (کوئی دوا وغیرہ کھا کر) نامرد کر لیتے۔ [صحیح بخاری۔صحیح مسلم، کتاب النکاح، باب استحباب النکاح لمن استطاع]

ان جلیل القدر صحابہ کا یہ گمان تھا کہ بیویوں کے ساتھ تعلق قائم کرنا زہد کے منافی ہے۔ ان کے اس خیال کا پتہ چلنے پر رسول اللہ ﷺ نے واضح کیا کہ یہ زہد کے منافی نہیں بلکہ بیوی کے اہم حقوق میں سے ہے اور اس جائز فعل پر تمہیں اجر بھی ملے گا۔

صحابہ کرام میں سے بعض نے نبی ﷺ سے دریافت کیا: یا رسول اللہ ﷺ جب ہم میں سے کوئی (اپنی بیوی سے) خواہش پوری کرتا ہے تو کیا اس کے لئے ثواب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: بتاؤ اگر کوئی حرام طریقے سے خواہش پوری کرے تو اس پر گناہ ہوگا یا نہیں؟ تو انہوں نے کہا ہوگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا' اسی طرح جب وہ حلال طریقے سے شہوت پوری کرتا ہے تو اس کے لئے ثواب ہے۔[مسلم]

اس میں صراحت ہے کہ مرد کو جسمانی لحاظ سے اس قابل ہونا چاہئے کہ وہ زن وشوہر کے تعلقات قائم رکھ سکے اور اس کا وقفہ چار ماہ سے زیادہ نہیں ہونا چاہئے۔ جس کی صراحت اس روایت سے ہوتی ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ ایک رات گشت کر رہے تھے ایک عورت اپنے گھر میں اپنے شوہر کی جدائی میں اشعار پڑھ رہی تھی، عمر رضی اللہ عنہ نے سن لیا۔ صبح وہ اپنی بیٹی حفصہ ام المومنین رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور پوچھا کہ عورت مرد کے بغیر کتنے دن رہ سکتی ہے؟ حفصہ رضی اللہ عنہا نے سر شرم سے جھکا لیا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ حق بات کرنے سے نہیں شرماتا۔ حفصہ رضی اللہ عنہا نے اشارے سے بتایا کہ تین ماہ یا چار ماہ۔ اس کے بعد عمر رضی اللہ عنہ نے فرمان جاری کر دیا کہ کسی مجاہد کو چار ماہ سے زائد روک کر نہ رکھا جائے۔[فقه عمر: ٦٦٣]

اگر مرد عورت کا حقِ زوجیت ادا نہیں کرتا تو عورت کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ عدالت کی طرف رجوع کرے جیسا کہ مندرجہ ذیل فیصلے سے ثابت ہوتا ہے۔

عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عورت آئی، اس نے عرض کیا: امیر المومنین' میرا شوہر بہت نیک آدمی ہے' سارا دن روزہ رکھتا اور رات کو نماز پڑھتا ہے۔ واللہ میں یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ناپسند کرتی ہوں کہ میں اس کی شکایت کروں کیونکہ وہ اللہ کی اطاعت کے لئے ہی یہ عمل کرتا ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ عورت کی بات نہیں سمجھے۔ کعب رضی اللہ عنہ اس وقت موجود تھے انہوں نے کہا کہ میں نے ایسی سخت شکایت اور خوب صورت احتجاج پہلے کبھی نہیں سنا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا عورت کی کیا مراد ہے؟ کعب رضی اللہ عنہ بولے کہ اس کا کہنا یہ تھا کہ اسے اس کے شوہر سے حصہ نہیں ملتا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کعب رضی اللہ عنہ اس کا فیصلہ بھی تم کرو۔ کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: امیر المومنین اللہ تعالیٰ نے مرد کے لئے دو، تین اور چار عورتیں حلال کی ہیں۔ اس کی بیوی کے لئے چار دنوں میں سے ایک دن ہے۔ شوہر اس دن روزہ نہ رکھے اور بیوی کے پاس رہے۔ چار راتوں میں سے ایک رات بیوی کے پاس گزارے۔ [فقه عمر: ٦٦٣]

باری مقرر کرنا:

عورت کے حقِ زوجیت کی حفاظت ہی کے لئے اسلام مرد پر یہ فرض قرار دیتا ہے کہ وہ بیویوں کے ہاں رات گزارنے کی باری مقرر کرے۔ چنانچہ جب وہ کسی کنواری عورت سے پہلی بیوی یا بیویوں کی موجودگی میں نکاح کرے تو اس کے ہاں سات راتیں گزارے گا اور پھر تمام بیویوں کی باری مقرر کرے گا اور اگر بیوہ یا مطلقہ سے نکاح کرے تو اس کے ہاں تین راتیں گزارے گا۔ اس کے بعد باری مقرر کرے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[صحیح بخاری بروایت انس رضی اللہ عنہ، کتاب النکاح باب اذا تزوج الثیب علی البکر]

ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے ان سے نکاح کیا تو وہ ان کے ہاں تین دن ٹھہرے اور فرمایا یہ اس لئے نہیں کہ تیری حیثیت تیرے اہل (شوہر) کے ہاں کم تر ہے اگر تم چاہو تو میں تمہارے ہاں سات دن ٹھہروں لیکن اگر میں تمہارے پاس سات دن ٹھہروں تو اپنی تمام بیویوں کے پاس سات سات دن گزاروں گا۔[صحیح مسلم، کتاب الرضاع، باب قدر ما تستحقه البکر والثیب من اقامة الزوج......]

مندرجہ بالا احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ بیوی بوڑھی ہو یا نوجوان' اولاد والی ہو یا بے اولاد' پہلی ہو یا دوسری' تیسری ہو یا چوتھی' بیمار ہو یا تندرست ہر صورت اس کا حق ہے کہ مرد اس کی باری کا حق ادا کرے۔ رسول اللہ ﷺ اپنی بیویوں کے ہاں رات گزارنے میں عدل کو ہر صورت پیشِ نظر رکھتے۔ چنانچہ جب آپ ﷺ آخری ایام میں بیمار ہوئے اور یہ بیماری شدت اختیار کر گئی تو اس حالت میں بھی آپ ﷺ اپنی بیویوں کی باری نبھاتے رہے۔ گو آپ ﷺ کی دلی خواہش تھی کہ اپنی بیماری کے ایام سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں گزاریں۔ امہات المومنین آپ ﷺ کا منشاء سمجھ کر از خود اپنے اس حق سے دستبردار ہو گئیں اور آپ ﷺ کو عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں رہنے کی اجازت دے دی۔

[بخاری، کتاب الھبة الرجل لامراته والمرأة لزوجها]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرد اپنے طور پر اس کا پابند ہے کہ بیوی کی باری کا حق ادا کرے۔ البتہ اگر کوئی بیوی اپنی مرضی سے اپنی ایک باری یا مزید باریاں چھوڑنے پر آمادہ ہو تو اس صورت میں مرد پر کوئی گناہ نہیں ہوگا۔ جس کی دلیل یہ حدیث ہے۔

''عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا نے اپنی باری کا دن مجھے ھبہ کر دیا تھا۔ چنانچہ آپ ﷺ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں دو راتیں گزارتے۔ ایک خود ان کی اپنی اور دوسری سودہ رضی اللہ عنہا کی باری۔''

[صحیح بخاری، کتاب النکاح، باب المراۃ تھب یومھا من زوجھا بصرتھا]

بیوی کو اس کے عزیز واقارب سے ملوانا:

مرد پر یہ فرض ہے کہ وہ اپنی بیویوں کو ان کے عزیز واقارب سے ملوانے کا اہتمام کرے۔ کسی عورت کے عزیز واقارب دور رہتے ہیں، کسی کے نزدیک۔ اس حوالے سے ان میں فرق ہونا ایک قدرتی امر ہے لیکن جان بوجھ کر وسائل کے باوجود ایک کو اپنے اقربا سے برسوں نہ ملوانا اور دوسری کو کھلے عام اجازت دینا دونوں کے درمیان انصاف کے منافی ہے۔ البتہ کسی شرعی عذر کی بنا پر وہ اپنی بیوی کو ان سے ملنے سے روک سکتا ہے۔ مثلاً بیوی کے میکے والے دین سے دور اور باغی ہیں اور اس بات کا امکان ہے کہ وہ اپنی بیٹی پر بھی اثر انداز ہوں گے یا اس کی اولاد پر اثر انداز ہوں گے وغیرہ۔ لیکن اگر یہی عذر دوسری بیوی کے میکے والوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے متعلق ہو اور اس اصول کا وہاں اطلاق نہ کیا جائے تو یہ ناانصافی ہے۔لہٰذا ایک مرد کو خوب سوچ لینا چاہیے جواب دہی تو اس علیم وخبیر کے ہاں ہونی ہے جو دل کے چوروں اور حیلوں بہانوں سے خوب واقف ہے۔

سفر میں باری مقرر کرنا:

رسول اللہ ﷺ سفر کی صورت میں بیویوں کے درمیان قرعہ ڈالتے اور جس کا نام نکل آتا اسے ساتھ لے لیتے۔

[بخاری، کتاب النکاح، باب القرعہ بین النساء]

اصل بات یہی ہے کہ آپ ﷺ بیویوں کے درمیان عدل کرنے کے شرعاً مکلف نہیں تھے۔آپ ﷺ کا یہ حسنِ معاشرت تھا کہ اس کے باوجود ان کے درمیان عدل کرتے۔ایک عام مسلمان مرد کے لئے بھی یہی ضروری ہے کہ وہ سفر کرنے اور اس کی نوعیت کے لحاظ سے بیویوں میں عدل کرے۔مثلاً تفریحی سفر پر یا تو سب کے ساتھ لے کر جائے یا ایک بار ایک کو لے جائے اور دوسری بار دوسری بیوی کو۔اگر کاروباری سفر ہے تو بھی باری بنالے تاکہ ان کے درمیان ناانصافی نہ ہو۔سفر حج کی صورت یا تو سب بیویوں کو ساتھ لے کر جائے یا باری باری سب کو حج کروائے۔البتہ عام سفروں میں قرعہ اندازی کرلیا کرے کہ یہی طریقہ سنت ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیرون ملک رہنے والے مرد:

اگر مرد بیرون ملک رہتا ہے اور بیوی کو بھی ساتھ لے جانا چاہتا ہے تو بھی ان کے درمیان انصاف کرنا فرض ہے۔ اگر ایک سال ایک بیوی کو ساتھ رکھا ہے تو اب دوسرے سال دوسری بیوی کو ساتھ رکھے یا دونوں کو ہی ساتھ لے جائے یا پھر دونوں کو ہی لے کر نہ جائے۔ جیسے بھی حالات ہوں اس کے مطابق عدل کا اہتمام ضرور کرے۔

عام وقت دینے میں بھی برابری:

رسول اللہ ﷺ کا معمول تھا کہ آپ ﷺ عصر کی نماز کے بعد ہر بیوی کے مکان پر تشریف لے جاتے اور ہر ایک کی ضروریات معلوم کرتے۔ نیز سب کے ہاں ایک جتنا وقت ٹھہرتے۔ آخر میں شام ہو جاتی تو اس بیوی کے ہاں آتے جن کے ہاں رات گزارنا ہوتی۔ (دیکھئے صحیح بخاری، کتاب النکاح، باب دخول الرجل علی نسائه فی الیوم)

معلوم ہوا کہ دن کے وقت بھی بیویوں کے ہاں جانے آنے میں برابری ہی کرنا چاہیے۔ البتہ جس بیوی کے ہاں بچے ہیں اور بچوں کی وجہ سے اس کے ہاں وقت زیادہ دیتے ہیں تو یہ دراصل بیوی کا نہیں بلکہ بچوں کا حق ہے اور انہیں یہ حق ملنا چاہیے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہل خانہ کی دینی تربیت:

مرد کا یہ فرض ہے کہ وہ اہلِ خانہ کی دینی تربیت کرے۔قرآن حکیم میں حکم ہے کہ:

﴿ يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَ يَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ﴾[التحريم: ٦]

''اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ۔ جس کا ایندھن پتھر اور لوگ ہیں۔اس پر تند خو اور سخت گیر فرشتے مقرر ہیں۔اللہ انہیں جو حکم دے اس کی نافرمانی نہیں کرتے۔''

گویا اہل ایمان پر یہ لازمی ہے کہ وہ اپنے آپ کو اور ساتھ ساتھ اپنے اہل خانہ کو بھی دوزخ سے بچنے والے امور پر کاربند کریں اور اس مقصد کے لیے انہیں اہل خانہ کی سرزنش کرنا پڑے تو اس سے بھی گریز نہ کریں۔چنانچہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

انفق على عيالك طولك و لا تروخ عنهم عصاك ادبا واخفهم فى الله۔

''اپنی استطاعت کے مطابق اہل وعیال پر خرچ کرو اور انہیں تعلیم دینے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لیے چھڑی سے بے نیاز نہ ہو اور انہیں اللہ سے ڈرتے رہنے کی تاکید کرتے رہو۔'' [مسند احمد، نیل الاوطار کتاب النکاح، باب احسان العشیرہ وبیان حق الزوجین]

دوزخ سے بچانے والے امور پر کار بند کرنے کے لیے بیویوں اور بچوں کو عقیدہ توحید کی تعلیم دینا، انہیں نماز اور روزے کا پابند بنانا، شرک سے بچانا، اسلامی لباس کی حدود، ستر وحجاب، اکل وشرب کے اسلامی آداب، دعا واذکار، سفر وحضر کے آداب، جہاد کی اہمیت و فرضیت، صلہ رحمی کی اہمیت واضح کرنا، زبان کو ناپسندیدہ باتوں سے بچانا، اسراف، بخل، حرام اور فضول تقریبات کے قریب بھی نہ پھٹکنے دینا، دینی اور غیر دینی لٹریچر کا فرق سمجھانا، غرض ہر قسم کی دینی تعلیم اور تربیت کرنا مرد پر فرض ہے۔ جو مرد بیویاں تو کرتا جاتا ہے لیکن ان کی دینی تربیت نہیں کرتا، انہیں دینی احکام کا پابند بنانے پر محنت نہیں کرتا، وہ اپنے بیوی بچوں کے لیے دوزخ کا ایندھن بننے کا سامان کر رہا ہے۔ لہٰذا مرد کو چاہیئے کہ وہ اس اہم ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے صرف اتنے نکاح کرے جتنے کی اس کے حالات اجازت دیتے ہیں۔ مرد پر یہ بھی فرض ہے کہ وہ بیویوں کے درمیان دینی تعلیم و تربیت میں بھی عدل سے کام لے یہ نہ ہو کہ کسی بیوی کی محبت میں آ کر وہ اسے حق بات کہنے اور سمجھانے سے رک جائے۔ اگر مرد بیوی کو خود دینی تعلیم دینے کا اہل نہیں تو اسے چاہیے کہ وہ اپنی بیوی کی دینی تعلیم اور مسائل میں رہنمائی کے لیے اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا انتظام کرے، اس مقصد کے لیے عورت مرد کی اجازت کی بھی پابند نہیں بلکہ یہ عورت کا حق ہے کہ وہ دینی تعلیم حاصل کرے۔ البتہ اگر مرد نے عورت کو بقدر ضرورت دینی تعلیم حاصل کرنے کی اجازت دے رکھی ہے تو اس سے زائد کا مطالبہ کرنا عورت کے لیے درست نہیں۔

امر بالمعروف ونہی عن المنکر:

مرد کو اللہ تعالیٰ نے قوام بنایا ہے، چنانچہ فرمان ربانی ہے:

﴿اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّ بِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ﴾ [النساء: ٤]

''مرد عورتوں کے جملہ معاملات کے ذمہ دار اور منتظم ہیں۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک کو دوسرے پر فضیلت دے رکھی ہے اور اس لیے بھی کہ وہ اپنے مال خرچ کرتے ہیں۔''

اللہ تعالیٰ نے مرد کو جسمانی قوت اور وجاہت عطا کی ہے۔ اس کے مقابلے میں عورت صنف نازک ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مرد پر معاشی ذمہ داری اور عورت پر گھر کے سکون، عافیت اور امن کو قائم رکھنے اور بچوں کی تربیت کا بوجھ ڈالا۔ رسول اللہ ﷺ کی مندرجہ ذیل حدیث میں دونوں کی ذمہ داریوں کا ذکر ہے۔

كلكم راع وكلكم مسئول عن رعيته والامير راع والرجل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راع علی اهل بیته والمراة راعية على بيت زوجها وولده فكلكم راع ومسئول عن رعيته۔

[بخاری، كتاب النكاح، باب المراة راعية في بيت زوجها]

"تم میں سے ہر ایک راعی (نگران) ہے اور اپنی رعیت کے بارے جواب دہ ہے۔ مرد اپنے گھر والوں کا راعی (نگران) ہے۔ عورت اپنے خاوند کے گھر اور اس کی اولاد پر راعیہ (نگران) ہے۔ پس ہر شخص نگران ہے اور اپنی اپنی رعیت کے بارے میں جواب دہ ہے۔"

دراصل گھر ایک چھوٹی سی ریاست ہے جس کا سربراہ مرد ہے۔ اس پر بیک وقت تین طرح کے فرائض عائد ہوتے ہیں۔

❶ کمانا اور بیوی بچوں کی تمام ضروریات پوری کرنا۔

❷ گھر کے تمام امور کو دینی خطوط پر استوار کرنا۔

❸ اگر بیوی بچوں میں یا گھر کے دوسرے امور میں کوئی ایسا کام دیکھے جسے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے ناپسند قرار دیا ہے تو اسے جیسے بھی ممکن ہو دور کرنے کی کوشش کرے۔

دورِ حاضر میں خواتین میں بہت سی مکروہات پیدا ہوتی جارہی ہی۔ جن میں بے پردگی، بے حیائی اور فیشن سے محبت عام ہیں۔ مرد کا فرض ہے کہ وہ ان پر کڑی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نگاہ رکھے۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ثلاثة لا یدخلون الجنة العاق لوالدیه والدیوث ورجلة النساء۔

''تین آدمی جنت میں داخل نہیں ہوں گے۔

❶ والدین کا نافرمان

❷ دیوث

❸ عورتوں کی مشابہت اختیار کرنے والا مرد۔

[حاکم، بیہقی، صحیح الجامع الصغیر وزیادۃ للالبانی الجزء الثالث، ح۳۰۵۸، نکاح کے مسائل]

دیوث اس شخص کو کہتے ہیں جس کی بیوی کے پاس نامحرم مرد آئیں اور اسے غیرت محسوس نہ ہو۔ لہٰذا مرد کو اپنی بیویوں کو ستر و حجاب کا پابند بنانا چاہئے۔ نیز نکاح سے قبل ہی کسی پردہ نشین اور باحیاء عورت کا انتخاب کرے، یاد رہے کہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی آڑ میں بیوی کو مارنا پیٹنا درست نہیں۔ جیسا کہ بعض مردوں کی عادت ہوتی ہے۔

عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿لا یجلد احدکم امراته جلد العبد ثم یجا معها فی اخیر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الیوم۔

''کوئی آدمی اپنی بیوی کو لونڈی کی طرح نہ مارے اور پھر رات کو اس سے اپنی خواہش پوری کرنے لگے۔

[بخاری، کتاب النکاح، باب مایکرہ من ضرب النساء]

گویا بیوی وہ محبوب رشتہ ہے جس سے مرد اپنی خواہشِ نفس پوری کرتا ہے۔ بیوی کے اس خوب صورت روپ کا تقاضا ہے کہ مرد اس کو مارنے پیٹنے سے گریز کرے۔

بیوی کو مارنے کی اجازت صرف اس صورت میں ہے جب کہ وہ کھلی نافرمانی پر اتر آئے اور مرد کی ناموس وعزت کی حفاظت نہ کرے۔ بے حیائی و بے راہ روی اختیار کر لے جیسا کہ اس حدیث سے واضح ہے۔

''حکیم بن معاویہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ بیوی کا خاوند پر کیا حق ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

ان یطعمها اذا طعم و ان یکسوها اذا کتسی ولا یضرب الوجه ولا یقبح ولا یهجر الافی البیت۔

''جو تو خود کھائے اسے بھی کھلا۔ جو خود پہنے اسے بھی پہنا۔ چہرے پر نہ مار، گالی نہ دے، کبھی الگ کرنے کی ضرورت پڑے تو اپنے گھر کے علاوہ دوسری جگہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الگ نہ کرے۔"

[صحیح سنن، ابن ماجہ للالبانی، الجزء الاول، ج: ۹۸۲، نکاح کے مسائل]

مندرجہ بالا حدیث سے جہاں بیوی کے حقوق کی تاکید معلوم ہوتی ہے وہاں یہ پتا چلتا ہے کے بیوی کے ساتھ گفتگو یا اختلاف رائے کے دوران زبان کو گالی سے آلودہ نہ کیا جائے۔ بلکہ نرم روی اور شیریں زبان سے بات کی جائے۔ بہت سے لوگوں کی زبان پر گالیاں بڑی آسانی سے آجاتی ہیں۔ وہ انہیں اس طرح بولتے ہیں جیسے محاورات۔ انہیں خود معلوم نہیں ہوتا کہ گالی کیا ہوتی ہے؟ گالی وہ لفظ ہے جسے انسان غصے کے اظہار کے لیے زبان سے نکالے' نیز اس کے معانی ومفہوم میں کوئی اچھا پہلو نہ پایا جائے۔ دوسری تہذیب مرد کو یہ سکھائی جارہی ہے کہ اگر وہ بیوی کو علیحدہ کرنا چاہے یعنی اس کی کسی نافرمانی پر اس سے ناراض ہو اور اسے سزا دینے کے طور پر علیحدگی اختیار کرے تو اپنے گھر میں ہی علیحدہ کرے۔

جو مرد بیویوں کو لڑ جھگڑ کر یا مار پیٹ کر میکے بھیج دیتے ہیں یہ کوئی قابلِ تحسین فعل نہیں ہے۔ دونوں کا گھر یہی ہے اور دونوں نے ہمیشہ یہیں رہنا ہے۔ اس لیے گھر سے نکل کر میکے جانا اور لوگوں میں اپنے آپ کو ہلکا کرنا اچھی بات نہیں۔ بہر حال مرد کو چاہیے کہ بیوی سے ناراض ہو یا علیحدگی اختیار کرے۔ ایلاء کرے یا ایک دو تین طلاقیں دے دے' ہر صورت بیوی کو اپنے گھر میں رکھے۔ ایسی حالت میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیوی کو گھر سے باہر نکالنا درست نہیں۔اس کا سب سے بڑا نفسیاتی فائدہ یہ ہے کہ ایک دوسرے کو دیکھ دیکھ کر دونوں کی طبیعت جلد ایک دوسرے کی طرف مائل ہو جاتی ہے۔دونوں کے لیے جھگڑے کو سمجھنا آسان ہوتا ہے۔تنہائی میں دونوں از خود سمجھوتہ کر کے راضی ہو سکتے ہیں۔جب کہ عورت کے گھر سے نکل جانے یا نکال دینے کی صورت میں اس قسم کے راستے مسدود ہو جاتے ہیں۔دیگر رشتہ دار مسئلے کو ہوا دیتے ہیں۔اسے سمجھنے کی کوشش کم ہی کرتے ہیں۔اگر طلاقوں کے اسباب پر غور کریں تو اس کے بنیادی سبب صرف دو نظر آئیں گے۔اختلافات کے دوران میاں بیوی اکٹھے نہیں رہے۔دوسرے مشترکہ رہائش کی وجہ سے دونوں کے لیے مل بیٹھنے اور اپنے شکوک وشبہات رفع کرنے کی نوبت ہی نہیں آئی۔

حسنِ معاشرت:

رب کریم نے مردوں کو بیویوں کے بارے تاکید کی۔

﴿وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ﴾ [النساء: ١٩]

''اور ان کے ساتھ معروف طریقے سے زندگی بسر کرو۔''

معروف سے مراد معاشرے کی وہ جانی پہچانی روایات ہیں جو اسلامی تعلیمات سے متصادم نہیں بلکہ انہیں اپنانے میں معاون کا کردار ادا کرتی ہیں۔شوہر اور بیوی کا ساتھ چند روزہ نہیں بلکہ عمر بھر کا ہوتا ہے جس کی وجہ سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دونوں ایک دوسرے کے مزاج کی خامیوں سے آگاہ ہو جاتے ہیں۔ نیز مختلف امور میں اختلافِ رائے بھی پیش آتا رہتا ہے۔ جس کی وجہ سے میاں بیوی میں تلخی پیدا ہو جاتی ہے۔ مذکورہ آیت میں یہ حکم ہو رہا ہے کہ مرد صبر و ضبط، حوصلے، بلند اخلاق، بڑی محبت اور خلوص کے ساتھ بیوی کے مزاج کی خامیوں کو برداشت کرے۔

کیونکہ مرد قوام (نگران اور حاکم) ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے مرد پر عورت کے حقوق کی نوعیت کے لحاظ سے جو وضاحت کی وہ مندرجہ ذیل حدیث سے ثابت ہے۔

''سلیمان بن عمرو بن احوص رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔ حجۃ الوداع میں میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا۔ آپ ﷺ نے ایک طویل خطبہ دیا۔ جس میں یہ بھی فرمایا:

الا واستوصوا بالنساء خیرأ فانما ھن عوان عندکم......ان لکم علیٰ نساء کم حقا و نساء کم علیکم حقا......

''لوگو! سنو، عورتوں کی حق میں خیر اور بھلائی کی بات قبول کرو، وہ تمہارے پاس قیدیوں کی طرح ہیں۔ خبردار رہو! مردوں پر عورتوں کے حقوق ویسے ہی ہیں جیسے عورتوں کے مردوں پر حقوق ہیں۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[صحیح سنن،ترمذی اللالبانی، الجزء الاول ، ج۹۲۹]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اکمل المومنین ایمانا احسنهم خلقا و خیارکم خیارکم نساءهم۔

''ایمان کے اعتبار سے کامیاب ترین وہ شخص ہے جس کے اخلاق سب سے زیادہ اچھے ہوں اور تم میں سے بہتر وہ لوگ ہیں جو اپنی عورتوں کے ساتھ بہتر سلوک کرنے والے ہیں۔'' [صحیح سنن،ترمذی للالبانی، الجزء الاول ، ج۹۲۸]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

لا یفرك مومن مومنة ان کره منها خلقا رضی منها آخر۔

''کوئی مومن کسی مومن عورت سے نہ رکے۔ اگر عورت کی ایک عادت ناپسند ہوگی تو کوئی دوسری عادت پسند ہوگی۔''

[مسلم، کتاب النکاح، باب الوصیة بالنساء]

مراد یہ کہ مرد عورت کے مزاج کی خامیوں کو نظر انداز کرتا رہے اور اس کی پسندیدہ عادات کو اپنے سامنے رکھے۔ رسول اللہ ﷺ کی نو بیویاں تھیں۔ آپ ﷺ ان کے ساتھ حسنِ معاشرت کے لحاظ سے سب سے بہترین انسان تھے۔

اب ہم حسنِ معاشرت کی چند مثالیں پیش کریں گے تاکہ سنت کی روشنی میں حسنِ معاشرت کا طریقہ سیکھا جا سکے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

انك لن تنفق نفقة تبتغی بها وجه الله الا اجرت علیها، حتی ماتجعل فی فم امراء تك۔

''تم اللہ کی رضامندی کی خاطر جو کچھ بھی خرچ کرو گے اس پر اجر ملے گا۔ یہاں تک کہ جو لقمہ تم اپنی بیوی کے منہ میں ڈالو گے اس پر بھی اجر ملے گا۔''

[بخاری، کتاب الایمان، باب ماجاء ان الاعمال بالنیة والحسبه]

رسول اللہ ﷺ عائشہ رضی اللہ عنہا جہاں منہ لگا کر پانی پیتیں اسی جگہ منہ لگا کر پانی پیتے اور جس جگہ سے وہ ہڈی کا گوشت نوچ کر کھاتیں، اسی جگہ سے آپ ﷺ بھی کھاتے۔

www.KitaboSunnat.com

[صحیح مسلم، کتاب الحیض، باب جواز الغسل الحیض راس زوجها]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی طویل دیر تک غائب رہے تو وہ اپنی بیوی کے پاس رات کو نہ آئے'' اور ایک حدیث میں ہے کہ:

امهلوا حتی تدخلوا لیلا ای عشاء: لکی تمشط الشعثة وتستحد المغیبة۔

[بخاری، کتاب النکاح، باب تستحد المغیبة وتمشط الشعثة مسلم]

''جب تم کو رات ہو جائے تو اپنی بیوی پر داخل نہ ہو۔ یہاں تک کہ وہ عورت جس کا شوہر غائب تھا وہ استرا استعمال کرے اور پراگندہ بالوں والی کنگھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر لے۔"

"مراد یہ کہ غفلت کی حالت میں بیوی پر اس وقت تیاری اور زیب و زینت کے بغیر داخل نہ ہوتا کہ مرد اسے کسی ایسی حالت میں نہ دیکھے جس کے سبب اس کے دل میں بیوی سے کراہت پیدا ہو۔ البتہ اگر پہلے سے بذریعہ خط یا کسی اور ذریعے سے اطلاع دے دے تو جس وقت چاہے داخل ہو سکتا ہے۔" [فتاوی خواتین اسلام]

بیویوں کی دل جوئی کرنا:

ام المومنین صفیہ رضی اللہ عنہا کو پتہ چلا کہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے ان کو یہودی کی بیٹی کہا ہے۔ صفیہ رضی اللہ عنہا یہ سن کر رونے لگیں۔ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو صفیہ رضی اللہ عنہا رو رہی تھیں۔ آپ ﷺ نے پوچھا: صفیہ رضی اللہ عنہا کیوں رو رہی ہو؟ انہوں نے عرض کیا: حفصہ رضی اللہ عنہا نے مجھے کہا کہ میں یہودی کی بیٹی ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

انك لا بنة نبي و ان عمك لنبي و انك لتحت نبي ففيم تفخر عليك۔

"تم تو نبی کی بیٹی ہو (مراد موسیٰ علیہ السلام ہیں) اور تمہارے چچا نبی ہیں مراد (ہارون علیہ السلام) اور تم نبی کی بیوی ہو۔ آخر وہ کس بات پر تم سے فخر جتلاتی ہے؟"

پھر آپ ﷺ نے حفصہ رضی اللہ عنہا کو مخاطب کر کے فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اتق الله يا حفصه .

حفصہ رضی اللہ عنہا اللہ سے ڈرو، یعنی آئندہ ایسی بات مت کرنا۔

[صحیح سنن ،ترمذی ، للالبانی الجزء الثالث، ح ۳۰۵۵، نکاح کے مسائل]

اس واقعہ سے پتہ چلتا ہے کہ بیویوں کا باہم فخر جتلانا ایک فطری امر ہے۔ ایک سمجھ دار اور اللہ سے ڈرنے والے خاوند کو بیویوں کے درمیان ایسے معاملات کو ہوا دینے کے بجائے حسنِ تدبیر سے انہیں ختم کر دینا چاہئے۔ اگر بیوی کو نفسیاتی اذیت دوسری بیوی سے پہنچی ہے اس کو اس انداز سے رفع کرے کہ دونوں کے درمیان ایک دوسری کے بارے کوئی گرہ بھی نہ بیٹھے۔ معاملہ بھی سدھر جائے اور اس بیوی کی دل بستگی بھی ہو جائے اور جس بیوی سے دل آزاری کی کوئی حرکت سرزد ہوئی ہے اس کو اس حرکت پر مناسب انداز میں تنبیہ کرے تا کہ وہ آئندہ اس کا ارتکاب نہ کرے۔

یاد رہے کہ حفصہ رضی اللہ عنہا عمر رضی اللہ عنہ کی بیٹی تھی۔ آپ کے اپنے قبیلہ قریش میں سے تھیں، قدیم الاسلام تھیں، مہاجرہ تھیں لیکن آپ ﷺ نے ان کی ان حیثیتوں کے باوجود ان کی غلطی پر انہیں تنبیہ کی اور اسی کا نام عدل ہے کہ غلط بات یا حرکت جو بیوی بھی کرے اس کو اس پر تنبیہ کی جائے۔

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بار رسول اللہ ﷺ (اپنی باری کے مطابق)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنی ایک زوجہ محترمہ کے ہاں مقیم تھے۔ایک دوسری زوجہ محترمہ نے کھانا بھیجا تو گھر والی محترمہ نے (کھانا لانے والے) خادم کے ہاتھ پر مارا برتن نیچے گر گیا، ٹکڑے ہو گیا۔ آپ ﷺ نے برتن کے ٹکڑے جمع کیے اور پھر کھانا اکٹھا کرنے لگے اور (وہاں موجود لوگوں کو مخاطب کر کے) فرمایا۔تمہاری ماں کو (سوکناپے) غیرت آ گئی۔ پھر آپ ﷺ نے خادم کو روکا اور برتن توڑنے والی بیوی کے گھر سے دوسرا برتن لے کر خادم کے حوالے کیا اور ٹوٹا ہوا برتن اسی گھر میں رہنے دیا۔ جہاں وہ ٹوٹا تھا۔[صحیح بخاری، کتاب النکاح، باب الغیرۃ]

اس واقعہ سے مندرجہ ذیل باتوں کا پتہ چلتا ہے:

❶ بیویوں کے درمیان باہم غیرت ہوتی ہے جس سے امہات المومنین بھی بچی ہوئی نہیں تھیں۔ گو ان میں صرف چند ایک ہی ایسے معمولی معمولی واقعات ہوئے ہیں جو احادیث میں محفوظ ہو گئے ہیں تاکہ ہم یہ جان لیں کہ ان عظیم ہستیوں کے درمیان کس قدر گہری محبت تھی۔

❷ حسنِ معاشرت کا تقاضا یہ ہے کہ مرد بیویوں کے باہمی چپقلش کے واقعات پر صبر و تحمل کا مظاہرہ کرے اور کسی بیوی کی طرف داری کرنے کا گناہ نہ کرے۔

❸ اگر کسی بیوی نے دوسری کا مالی نقصان کر دیا تو اس کا تاوان دلوائے۔ چنانچہ امام بخاری نے اس حدیث کو "باب المظالم والقصاص" کے عنوان کے تحت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نقل کیا ہے۔ مشکوۃ میں یہ حدیث "غصب و عاریہ" کے باب میں ہے۔

❹ اس سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ بیویوں کے گھر الگ الگ ہونے کے ساتھ ساتھ ان کی اشیائے ضرورت بھی الگ ہونی چاہئیں اور وہ ان کی ذاتی ملکیت شمار ہوں گی۔ جس پر تصرف کا اختیار صرف انہیں حاصل ہوگا، ان کے علاوہ دوسری بیوی کو ان پر تصرف کا حق حاصل نہیں۔

ایک بار سفر کے دوران صفیہ رضی اللہ عنہا کا اونٹ بیٹھ گیا۔ وہ رونے لگیں۔ آپ ﷺ ان کے آنسو اپنے ہاتھ سے پونچھتے جاتے تھے اور وہ روتی جاتی تھیں۔ اس واقعہ سے پتہ چلتا ہے کہ..... عورتیں معمولی معمولی باتوں پر رو پڑتی ہیں۔ اگر وہ رو پڑیں تو ڈانٹنے کے بجائے پیار اور محبت سے ان کی دل جوئی کریں۔ شوہر کی اس قسم کی توجہ خصوصاً اس وقت جب کسی وجہ سے بیوی دل شکستہ ہو تو ہمت بندھانے کا باعث ہوتی ہے۔ نیز عورت چاہتی ہے کہ مرد کی توجہ اور محبت حاصل کرے اس لیے تمام بیویوں میں فرق کیے بغیر سب کو ایسے مواقع پر توجہ اور محبت دینا چاہیے۔

جب عائشہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی ہوئی تو اس وقت ان کی عمر چھوٹی تھی۔ وہ اپنی ہم سن لڑکیوں کے ساتھ گڑیاں کھیلا کرتی تھی۔ جب آپ ﷺ گھر تشریف لاتے تو وہ لڑکیاں ادھر ادھر چھپ جاتیں۔ آپ ﷺ انہیں ڈھونڈ ڈھونڈ کر عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا کرتے تاکہ وہ ان سے کھیلیں۔ یہ بھی بیوی کی دل جوئی اور حسنِ معاشرت کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہترین مثال ہے۔اس واقعہ سے یہ بھی پتا چلتا ہے کہ بیوی چاہے کم سن ہی کیوں نہ ہو اسے دوسری بیویوں سے علیحدہ گھر میں رکھنا چاہیے۔

بیوی کی سہیلیوں کی قدر کرنا بھی بیوی کے ساتھ حسن معاشرت کا ایک انداز ہے چنانچہ آپ ﷺ جب جانور ذبح کرتے تو اس کا گوشت خدیجہ، عائشہ رضی اللہ عنہا کی سہیلیوں کے ہاں بھیجا کرتے۔

[صحیح بخاری عن عائشہ رضی اللہ عنہا، کتاب المناقب، صحیح مسلم]

بیویوں کے ساتھ کھیلنا اور دل لگی کرنا:

حسنِ معاشرت کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ مرد اپنی بیویوں کے ساتھ کھیلے اور دل لگی کرے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ دو مرتبہ دوڑ لگائی۔ ایک مرتبہ اس وقت جب وہ دبلی پتلی اور کم سن تھی۔تب وہ جیت گئی تھیں اور دوسری مرتبہ تب جب وہ بڑی اور ذرا تنومند ہو گئی تھیں اس وقت رسول اللہ ﷺ جیت گئے تھے۔

بیوی کے متعلقین:

بیوی کے متعلقین اور میکے والوں سے حسنِ سلوک کرنا، ان سے میل جول رکھنا، تحائف لینا دینا۔ان کی خوشی وغمی میں شرکت کرنا، ان کے حوالے سے بیوی کی دل آزاری کرنے والے امور سے اجتناب کرنا۔یہ سب حسنِ معاشرت کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہم پہلو ہیں اور ہر بیوی کا اپنی اپنی جگہ پر حق ہے کہ مرد اس کے ان حقوق کا خیال رکھے، یہ نہ ہو کہ ایک کے میکے والوں کے ساتھ بہت میل جول ہے لیکن دوسری کے اقرباء کا ذکر بھی ناگوار گزرے۔

بچوں میں عدل:

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بشیر رضی اللہ عنہ کی بیوی نے اپنے خاوند سے کہا کہ یہ غلام میرے بیٹے کو ہبہ کر دو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا اس کے اور بھی بھائی ہیں؟ انہوں نے عرض کیا ''ہاں'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا ''کیا سب کو غلام ہبہ کر رہے ہو؟ اس نے جواب دیا ''نہیں''۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو پھر یہ درست نہیں میں تو صرف حق پر گواہ بنوں گا۔ [صحیح بخاری]

نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے یہ روایت اس طرح ہے کہ میری والدہ نے میرے والد سے کہا وہ اپنے مال میں سے کچھ میرے نام ہبہ کر دیں۔ (پہلے تو انہوں نے انکار کیا) پھر مان لیا اور میرے نام (ایک غلام یا لونڈی یا باغ) ہبہ کر دیا۔ میری والدہ نے کہا: میں اس وقت تک راضی نہ ہوں گی جب تک تم اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ نہیں کرو گے۔ یہ سن کر میرے والد نے میرا ہاتھ پکڑا۔ میں ان دنوں لڑکا تھا۔ مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے اور عرض کیا اس کی ماں جو رواحہ کی بیٹی ہے اس نے کہا ہے کہ میں بچے کے نام کچھ ہبہ کر دوں۔ آپ نے پوچھا ''تیری اور اولاد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی ہے"۔ میں نے کہا۔ "جی ہاں" فرمایا لا اشهد علی جور (اور میں ظلم پر گواہ نہیں بنتا)۔" [مسلم، کتاب الشهادات]

مندرجہ بالا حدیث سے یہ ثابت ہوتا کہ والد کو اپنے بچوں کو کوئی چیز دینے میں برابری کرنا چاہیے۔ اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو یہ ظلم ہے۔ ایک سے زائد بیویاں ہوں تو ان کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ خاوند ان کے بچوں کو دوسرے بچوں سے زیادہ مال و دولت دے۔ یقیناً توجہ دینے، تعلیم دلانے، بیماری کی صورت علاج کرنے اور لاڈ پیار سہنے میں بھی ماں یہی چاہتی ہے کہ والد اس کے بچوں کو دوسری بیوی کے بچوں پر ترجیح دے۔

اگر بچوں میں برابری نہ کی جائے تو جن کے ساتھ ناانصافی ہوتی ہے ان کے دل میں باپ کے خلاف گرہ بیٹھ جائے گی۔ باہم بدگمانیاں پیدا ہوں گی، وہ حسد کرنے لگیں گے، ان کی مائیں بھی اس ناانصافی کو محسوس کریں گی اور خاوند کے بارے نفرت اور بدگمانی کا شکار ہو جائیں گی۔ مندرجہ بالا حدیث ہمیں ان تمام قسم کے خدشات سے بچانے کا سبب ہے۔

ہماری معاشرت میں ایک سے زائد بیویاں:

اللہ تعالیٰ نے مسلمان مردوں کو چار تک بیویاں رکھنے کی اجازت دی ہے۔ اس لحاظ سے یہ امر قابلِ ملامت نہیں لیکن ہمارے معاشرے میں عام طور پر جو مرد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرات ایک سے زائد بیویاں کرتے ہیں وہ بیویوں کے درمیان اسلامی عدل اور حسنِ معاشرت کی مثالی فضا پیدا کرنے کی بجائے اسے کشتی کا اکھاڑا بنا دیتے ہیں۔ جس کی وجہ سے خود مرد اور ان کی بیویاں، بچے نیز بیویوں کے میکے والے سب بداعتمادی، باہم جھگڑے اور بدگمانی کے گڑھے میں جا گرتے ہیں۔

عرب معاشرہ چونکہ لاتعداد بیویاں کرنے کا عادی تھا۔ اس لیے وہاں چار تک کی پابندی عورت ذات کے لیے رحمت ثابت ہوئی اور اس کو اپنے ساتھ ہونے والی کتنی ہی زیادتیوں سے نجات مل گئی۔ ہندوستانی معاشرہ چونکہ ایک بیوی کا عادی ہے اور صدیوں سے اس کی گھٹی میں یہی چلا آ رہا ہے۔ اس لیے یہاں نہ عورت دوسری بیوی کو برداشت کرنے کے لیے تیار ہوتی ہے۔ نہ مرد اسلامی عدل و انصاف اور حسنِ معاشرت کو نبھانے کا عملی ڈھنگ جانتا ہے۔ سوائے چند ایک مثالوں کے۔

بعض مرد پہلی بیوی کو ہمیشہ چڑاتے رہتے ہیں کہ دیکھنا میں نے جلد ہی دوسری بیوی لے آنی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کا حکم دیا ہے لا کر رہوں گا تم کون ہوتی ہو مجھے روکنے والی۔ پہلی بیوی کی ہر وقت جان پر بنی رہتی ہے کہ دوسری بیوی بس آئی کہ آئی۔ جہاں کہیں اس نے خاوند کو کسی غیر عورت کی بات کرتے یا اس کی ہاتھ کے کھانے، کپڑے یا سلیقے کی تعریف کرتے دیکھا۔ وہیں اس عورت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے دل میں اندیشے سر اٹھانے لگے۔ یہ کیفیت میاں بیوی میں عدم اعتماد اور جھگڑے کی صورت پیدا کر دیتی ہے۔ اسلامی نقطہ نظر سے دیکھا جائے تو اگر مرد دوسری بیوی کرنے میں واقعی سنجیدہ ہے تو اسے پہلی بیوی سے پیار، محبت، اعتماد، خوش گفتاری اور حکمت کے ساتھ اس سے مناسب موقع پر بات کرنی چاہیے۔ اس انداز سے ایک بار کا اظہار بھی کافی ہوتا ہے۔ بیویوں کو تنگ کرنا اسلام نے ممنوع قرار دیا۔ نیز اللہ تعالیٰ نے تو فرعون جیسے دشمن سے بھی بات کرنے کے لیے موسیٰ علیہ السلام کو نرمی سے بات کرنے کی تاکید کی۔ بیوی تو مرد کی وہ ہم دم اور شریکِ زندگی ہے جس کے وجود میں اس کے لیے سکون اور مودت رکھ دی گئی ہے۔

بعض حضرات بیوی کو اچانک خبر سناتے ہیں کہ میں نے دوسرا نکاح کر لیا ہے۔ پہلی بیوی کے لیے یہ ایک ناگہانی آفت ہوتی ہے۔ مرد دوسری بیوی کے ساتھ ہنی مون منا رہا ہوتا ہے اور پہلی بیوی کی جان پر بنی ہوتی ہے۔ شوہر پر وہ ایک منٹ میں ہزاروں الزام عائد کر دیتی ہے۔ بہت سی حقیقی اور غیر حقیقی شکایات زبان پر آنے لگتی ہیں۔ بچے الگ پریشان ہوتے ہیں۔ ساتھ ہی پہلی بیوی کے متعلقین کو بھی جھٹکا لگتا ہے۔ وہ بھی داماد کے خلاف تن کر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ پہلی بیوی صاحبہ ناراض ہو کر میکے چلی جاتی ہیں۔

اسلام بیوی کے ساتھ جس نرمی، حسنِ سلوک، محبت اور حکمت کے ساتھ گزر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسر کرنے کی تاکید کرتا ہے، مرد کے اس قسم کے رویے میں یقیناً وہ مفقود ہوتی ہے۔

بعض مرد دوسری بیوی کو پہلی بیوی کے گھر میں لا بٹھاتے ہیں۔ پہلی بیوی کو مشتعل کرنے کا یہ نامعقول طریقہ عام ہے۔ دوسری بیوی پہلی بیوی پر ایک چٹان بن کر گرتی ہے۔ وہ ہر لحظہ اسے دیکھ دیکھ کر ہذیانی کیفیت سے دوچار ہو جاتی ہے۔ وہی بیوی جو مرد کے لیے نرم خو، محبت کرنے والی، اس کی دوڑ دوڑ کر خدمت کرنے والی تھی۔ اب مرد کو اپنے ہاتھ سے پانی پلانے کی بھی روادار نہیں ہوتی۔

بعض مرد بیویوں کے کمرے الگ الگ رکھتے ہیں لیکن چار دیواری ایک ہی ہوتی ہے۔ یہ صورت بھی جھگڑوں میں کمی نہیں آنے دیتی۔ بعض مرد اوپر نیچے دونوں بیویوں کی رہائش رکھتے ہیں۔ www.KitaboSunnat.com

اس طرز رہائش سے بیویاں ایک دوسرے کی کنسوئیاں لیتی رہتی ہیں۔ کن اکھیوں سے دیکھتی رہتی ہیں کہ مرد دوسری بیوی کے کمرے میں کیا لے کر جا رہا ہے۔ بچوں کے ذریعے پتہ چلاتی ہیں کہ ابو کیا کر رہے تھے اور دوسری امی کیا کر رہی تھی۔ بچے جو کچھ بتائیں اس کو بدگمانی کے اینٹ اور گارے سے پہاڑ بنا دیا جاتا ہے۔ بچے بھی ماں کی فطرت سے واقف ہوتے ہیں، وہ ہر بات نمک مرچ لگا کر بتاتے ہیں۔ اس طرح بچوں میں جھوٹ بولنا، ایک کو دوسرے کے خلاف بڑھکانا، چوری کرنا، ٹوہ لگانا اور غیبت جیسی مہلک بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اسلام میں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیویوں کے لیے رہائش اس انداز کی رکھی گئی ہے جس میں دونوں کے دروازے الگ الگ، چار دیواری الگ الگ، گھریلو اشیاء الگ الگ اور بیویوں کی نجی زندگی ایک دوسری سے اخفا میں رہے۔

بعض مرد ایک بیوی کو پوری طرح چھوڑ دیتے ہیں اور صرف ایک ہی کے اسیر رہتے ہیں۔ معمولی سا خرچہ دے دیا، کبھی کبھار مل لیا اور بعض اس مشکل میں بھی نہیں پڑتے بلکہ بیوی بے چاری خود محنت کرتی اور اپنا اور بچوں کا پیٹ پالتی ہے۔ بعض بیویاں حالات کے تیور دیکھ کر میکے میں ڈیرا جما لیتی ہیں۔ جہاں انہیں بھائیوں کے طعنے سننا پڑتے ہیں۔

بعض مرد دوسری بیوی کرتے ہیں تو انہیں کئی سالوں تک پہلی بیوی سے اس نکاح کو اخفاء میں رکھنا پڑتا ہے۔ اس سے اس طرح چھپ چھپ کر ملتے ہیں جیسے وہ بیوی نہیں داشتہ ہو۔ پہلی بیوی کو مرد کے آرام وسکون سے دلچسپی نہیں ہوتی بلکہ دوسری بیوی کا پتہ چلنے کے بعد صرف اسے اس بات سے دلچسپی ہوتی ہے کہ مرد اس کے ہاتھوں میں جکڑا رہے۔ اسے بہانے بہانے سے کام یاد آتے رہتے ہیں جنہیں وہ تحکم سے کرواتی ہے تاکہ اسے دوسری بیوی کے ہاں جانے کا وقت ہی نہ مل سکے۔

بعض مرد دوسری بیوی کے ہاں رشتہ طے کرتے ہوئے پہلی بیوی اور بچوں کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بتاتے ہی نہیں۔ لڑکی کے والدین اس دھوکے میں رہ جاتے ہیں کہ یہ غیر شادی شدہ ہے، لڑکی بیاہ دیتے ہیں۔ پھر اچانک راز کھلتا ہے کہ مرد تو پہلے سے بال بچے دار ہے۔ بیوی اور اس کے میکے والے یا تو اپنے ساتھ ہونے والے ظلم کی دہائی دینے لگتے ہیں یا صبر و شکر کے ساتھ حالات سے سمجھوتہ کر لیتے ہیں۔ گویا مرد اپنی عائلی زندگی کا آغاز ہی بیوی کے ساتھ عدم اعتماد کی حالت میں کرتا ہے۔ اسلام یہ تنبیہ کرتا ہے کہ

"مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا"

"جس نے ہمیں دھوکہ دیا وہ ہم میں سے نہیں۔"

[صحیح سنن ترمذی للالبانی، الجزء الثانی، ح ۱۰۶۰، نکاح کے مسائل]

رشتہ طے کرتے وقت مرد عورت کی خوبیاں، خامیاں بتا دینا اور دونوں کے خاندانی اور معاشی حالات کے بارے میں سچ سچ کہہ دینا چاہیے تاکہ بعد ازاں کوئی خرابی پیدا نہ ہو۔

بعض بیویاں بہت خاموش طبع اور مرد کے مقابلے میں کمزور ہوتی ہیں۔ بعض کے میکے میں کوئی ایسا سرپرست ہی نہیں ہوتا جو ان کے دکھ درد کو محسوس کرے اور مرد سے اپنی بیٹی یا بہن کے حقوق پر بات کر سکے۔ ایسی بیویاں دوسری بیوی کو دیکھ کر سہم جاتی ہیں۔ آہ کرنا چاہتی ہیں لیکن اندر ہی اندر غم میں گھلتی رہتی ہیں۔ مرد کا رعب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان پر پہلے ہی ضرورت سے زیادہ ہوتا ہے۔ دوسری بیوی اسی صورت حال کا فائدہ اٹھا کر پہلی بیوی پر حکم چلانے لگتی ہے۔ لیکن ہر جگہ دوسری بیوی ہی غالب نہیں ہوا کرتی۔ بعض پہلی بیویاں زبردست ہوتی ہیں۔ مرد کو اپنے قابو میں رکھتی ہیں اور دوسری بیوی کو خوب دبا کر رکھتی ہیں۔

بعض اوقات پہلی بیویوں کا رویہ دوسری بیوی کے ساتھ ساس جیسا ہوتا ہے' پھر یہ بھی کہ یا تو وہ معقول ساس کا کردار ادا کرتی ہے یا پھر ظالمانہ ساس کا روپ دھار لیتی ہے۔ بعض دوسری بیویاں فرمانبردار بہو کی طرح پہلی بیوی کی خدمت گزار ہوتی ہیں اور بعض نافرمانی کرنے' گلہ شکوہ' بدگمانی اور جھگڑے کا رویہ اختیار کرتی ہیں۔

اس سارے افسانے کے مرکزی کردار مرد کی ایسی درگت بنتی ہے کہ اس کی راتوں کی نیند غائب ہو جاتی ہے۔ نہ وہ اپنا کاروبار یکسوئی سے کر سکتا ہے اور نہ ہی بچوں کی تربیت اور تعلیم پر توجہ دے سکتا ہے۔ جب ایک بیوی گھر پر نہ ہو اور اس کی باری ہو تو بعض اوقات اسے دوسری کے گھر سے بھی کھانا نہیں ملتا۔ اس کے بیمار ہونے کی صورت میں بیویوں میں سے کوئی بھی اس کی تیمارداری دلی رغبت کے ساتھ نہیں کرتی بلکہ انہیں شوہر کی بیماری کی صورت میں بھی ایک دوسری پر اپنی بہتری اظاہر کرنے کی فکر رہتی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنیادی وجہ:

اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ ہمارے اجداد نے اسلام تو قبول کر لیا لیکن معاشرے کی روایات کو نہیں بدلا۔ مردوں کی اکثریت ہندو روایات کے مطابق بیویوں کے ساتھ حسن سلوک میں افراط و تفریط کی شکار ہے۔

آج بھی قبائلی اور خاندانی جاہلی روایات نے عائلی معاملات پر اپنے پنجے گاڑ رکھے ہیں۔ میاں بیوی کے باہمی حقوق و فرائض کی ڈور کا سرا سربراہِ خاندان کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ بعض گھرانوں میں بیویاں تمام عمر ساس' سسر یا جیٹھ جیٹھانی کی خدمت اور اطاعت میں گزار دیتی ہیں۔ مہر کی ادائیگی' وراثت میں حصہ' جہیز کی ناجائز مانگ' بڑی بڑی براتیں اور فضول ہندوانہ رسمیں تقریباً ہر خاندان میں موجود ہیں۔ رشتہ داروں سے پردہ کرنا بڑے بڑے علماء کے گھروں میں بھی انتہا پسندی خیال کیا جاتا ہے۔ المیہ یہ کہ جن لوگوں نے ان جاہلی روایات کو توڑا ہے وہ ایک انتہا سے دوسری انتہا تک پہنچ گئے ہیں۔ کل تک وہ ہندو تہذیب کے اسیر تھے اور آج مغربی تہذیب کے پنجے میں گرفتار ہیں۔ ان کے ہاں بڑوں کا احترام' اطاعت اور خدمت' باہمی معاملات میں اخلاق' ایثار اور محبت، بچوں کی تربیت' خاندانی تعلقات میں استحکام و اخلاص سب قصہ پارینہ بن چکے ہیں۔

بچوں کو نا روا بوجھ سمجھا جاتا ہے اور بزرگوں کو اپنی من مانی خواہشات کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راستے میں دیوار' لہٰذا دونوں کو ٹھوکر مار کر ایک طرف کر دیا جاتا ہے۔ مغربیت کی نقالی نے ہی نرسری ہوم اور اولڈ ہوم کا تحفہ دیا ہے۔

مرد حضرات کی ذمہ داری:

ان حالات میں صاحب دین اور اسلام کا دعوی کرنے والے خواتین و حضرات پر یہ ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ اسلامی معاشرے کے خدوخال کو عملی طور پر سامنے لائیں ۔مرد چونکہ قوام ہیں۔ لہٰذا ان پر عورتوں سے بھی زیادہ ذمہ داری ہے۔ ہمارے اسلام پسند بھائی خوشی سے اسلام کی دی ہوئی اس اجازت کہ ایک سے زائد بیویوں کا رواج عام کریں انہیں اس کے ساتھ مندرجہ ذیل امور کی طرف بھر پور توجہ دینا ہوگی۔

1. ہر فرد کی دینی تعلیم کو دوسرے تمام علوم پر اولیت دیں۔ اس مقصد کے لیے قرآن حکیم کا ترجمہ اور حدیث کے کم از کم ایک بنیادی ماخذ کی تعلیم براہ راست حاصل کرنا ضروری ہے۔ مثلاً بخاری، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ اور موطا وغیرہ۔
2. اسلامی معاشرے کے خدوخال کو واضح کرنے کے لیے جاہلی روایات کے تسلط سے خود کو آزاد کرائیں۔ ہر قسم کی رسوم، آداب اور روایات کا سنت نبوی ﷺ اور صحابہ کرام کے طریق سے موازنہ کریں جو چیز ان سے ملے اسے قبول کر لیں اور جو نہ ملے اسے فی الفور ترک کر دیں۔ غیروں کی روایات کو اپناتے ہوئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمیں ذہن سے یہ جملہ مکمل طور پر رد کر دینا چاہیے۔

''اس میں تو کوئی حرج نہیں''

کیونکہ اس جملے نے ہمارے معاشرے کو اسلامی روایات واحکام سے دور کر رکھا ہے۔

تزکیۂ نفس فریضۂ نبوت ہے۔ دورِ حاضر میں اس اہم عنصر کو فرد کی تربیت کے باب سے تقریباً نکال دیا گیا ہے۔ تزکیۂ نفس کا مطلب ہے نفس کو آلائشوں سے صاف و پاک کرنا۔ قرآن حکیم نے بار بار تزکیہ کی طرف توجہ دلائی ہے۔ تزکیۂ نفس کے لیے اللہ تعالیٰ کی پکڑ کا شدید خوف، اس کے ہاں ہر کام ہر لمحے، ہر نعمت اور علم و عمل کی جواب دہی کا احساس، جنت کی خواہش اور دوزخ سے بچنے کی سعیِ تمام اور ربِ کریم کی رضا حاصل کرنے کی لگن پیدا کرنا ضروری ہے۔ ہر فرد پر اخلاقی برائیوں کی کراہیت اور ان کے ارتکاب پر اللہ کی گرفت کا تصور واضح کیا جائے۔ غیبت، چغلی، جھوٹ، بدگمانی، تمسخر، ترش روئی، بدزبانی، بدعہدی، بخل، اسراف، کفرانِ نعمت کیا ہیں اور ان پر کون سی وعید آئی ہے؟ اخلاقِ حسنہ کے حصول کے لیے ہر ممکن کوشش نفس کا خاصہ ہونا چاہیے۔ باہم ایثار، اخلاص، محبت، ہمدردی، صبر، شکر، قناعت، توکل جیسی صفات سے دلی محبت اور رغبت پیدا کی جائے۔ امام الانبیاء رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرامؓ کی اتباع کا جذبہ دلوں میں کوٹ کوٹ کر بھر دیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائے اور یہ محبت ہر محبت پر غالب رہے۔ اسلام کی روایت صرف ایک سے زائد شادیاں کرنا ہی نہیں بلکہ مندرجہ بالا سطور میں جن امور کی نشاندہی کی گئی ہے وہ اس سے زیادہ اہمیت کی حامل ہیں۔

اگر ہمارے مردوں نے اپنے بچوں، بیویوں اور عام افراد کی تعلیم و تربیت میں اسلام کو جاری و ساری کر دیا، ان کے دلوں میں رضائے الٰہی اور خوف آخرت کا جذبہ بھر دیا تو تبھی مرد بیویوں سے حسنِ سلوک کریں گے۔ ان کے حقوق ادا کریں گے اور ان کے درمیان عدل کریں گے۔ بیویاں باہم اتفاق اور محبت سے رہیں گی۔ عورتیں مردوں کو اپنا قوام تسلیم کریں گی اور ان کی ناموس و مال اور اولاد کی نگرانی کا احسن فریضہ انجام دیں گی۔ جب دلوں میں آخرت کی فکر اور اللہ کا ڈر ہو، ذرہ ذرہ نیکی جمع کرنے کی دھن سمائی ہو تو پھر دنیا کے لوازمات اور مطالبات کے لیے گنجائش کہاں ہوتی ہے۔

دوسرے نکاح سے قبل:

چونکہ دو، تین یا چار بیویوں کی وجہ سے بہت سے گھریلو جھگڑے جنم لیتے ہیں۔ اس لیے مرد کو یہ چاہیے کہ وہ دوسرے نکاح سے قبل چند امور پر غور و فکر کرے تا کہ گھر کا نقشہ جہنم زار نہ بنے۔ پہلی بیوی کو اسلامی احکامات کی روشنی میں اس بات کے لیے تیار رکھے کہ وہ کسی وقت بھی دوسرا نکاح کر سکتا ہے۔ خواتین کے لیے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسری عورت کا وجود برداشت کرنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ پہلی کو بتانا یا اس سے اجازت لینا فرض نہیں لیکن باہمی اعتماد، محبت اور سکون کی فضا برقرار رکھنے کا تقاضا یہی ہے کہ پہلی بیوی کو بتا دیا جائے۔

فتاویٰ برائے خواتینِ اسلام میں ہے۔ ''اگر چہ مرد پر یہ فرض نہیں کہ وہ دوسری بیوی کرتا ہے تو پہلی بیوی کو راضی کرے لیکن مکارمِ اخلاق اور حسنِ معاشرت کے تقاضہ میں اس کے دل کو ایسی چیزوں سے خوش کرنا چاہیے جو ان تکلیفوں کو ہلکا کرنے میں معاون ہو جو ایسے معاملہ میں عورتوں کی طبیعت کا لازمی نتیجہ ہوتی ہے۔ مرد خندہ پیشانی اور نرم گفتاری سے عورت کا دل جیت سکتا ہے۔ اگر اس کی رضامندی کے لیے مال خرچ کرنے کی ضرورت ہو تو بہ سہولت خرچ کر سکتا ہے۔[فتاوىٰ برائے خواتین اسلام، ص ٤٥١]

دوسری شادی کرنے سے قبل اس بات کا بہ خوبی جائزہ لے لیں کہ کیا وہ بحیثیت شوہر اپنی پہلی بیوی کے حقوق ادا کرتا رہا ہے؟ اس کو ضروری اخراجات ادا کرنے، خصوصاً اسے پابندِ اسلام بنانے میں اس نے حتی الامکان کوشش کی ہے۔ کیا اس کی یہ کوشش کامیاب رہی ہے؟ کیا اس میں تحمل، برداشت اور تدبر ہے جس سے کام لے کر وہ دو بیویوں کی باہمی شکایات کا احسن طریق سے ازالہ کر سکے گا۔ اگر وہ پہلی بیوی کے حقوق بہ احسن ادا کرتا رہا ہے تو اسے یہ یقین ہوگا کہ یہ شخص دو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیویوں کی صورت میں بھی انصاف کرے گا اگر پہلے حق تلفی ہوتی رہی ہے تو وہ قبل از وقت ہی اس اندیشے سے جان ہلکان کرے گی کہ میرے ساتھ انصاف نہیں ہوگا، اگر بالفرض پہلی بیوی کی کوئی حق تلفی کی ہے تو دوسرے نکاح کے بعد پہلی بیوی کے ساتھ نا انصافی کرنے کا تصور بھی نہ کریں بلکہ منصفانہ رویہ اپنائیں تا کہ اپنی آخرت خراب نہ ہو۔ www.KitaboSunnat.com

دورِ حاضر میں چونکہ منہیات کا ارتکاب عام ہے اور اکثر لوگ حلال وحرام، گناہ وثواب، جائز اور ناجائز کی پہچان سے عاری ہیں۔ اس لیے نکاح سے قبل یہ ضروری ہے کہ ممکنہ طریقوں سے یہ پتہ چلتا چلالیا جائے کہ وہ عورت دین پر کاربند ہے؟ اسلام کے حقوق وفرائض کا علم رکھتی ہے؟ حلال وحرام کی حدود سے واقف ہے یا کم ازکم دین سے اس کو اتنی محبت ہے کہ اس کے کسی حکم کا پتہ چل جانے کے بعد وہ اس پر عمل کرنے کے لیے اپنی خواہشات کو ترک کردے گی؟

بعض مرد عورت کے باقی تمام احوال کا پتہ چلا لیتے ہیں لیکن اس کے دین کے بارے میں معلومات حاصل نہیں کرتے۔ بعد ازاں اسے دین کی طرف لانا چاہتے ہیں تو وہ اڑ جاتی ہے کہ نہیں وہ تو وہی کرے گی جو اس کا دل چاہتا ہے یا جو وہ معاشرے اور برادری کو کرتے دیکھتی رہی ہے۔ لہٰذا کسی معقول طریقے سے ہونے والی بیوی تک یہ بات پہنچا دیں کہ میں دین سے ہٹ کر زندگی گزارنا پسند نہیں کرتا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس مقصد میں تمہیں میرا ساتھ دینا ہوگا۔ اگر ساتھ نہیں دے سکوگی تو ابھی سے بتا دو۔ رسول اللہ ﷺ کا واضح فرمان ہے کہ:

تنکح المراة لاربع لمالها ولحسبها وجمالها ولدينها فاظفربذات الدين تربت يداك۔

''عورت سے چار چیزوں کے پیش نظر نکاح کیا جاتا ہے، اس کے مال و دولت کی وجہ سے، اس کے حسب ونسب کی وجہ سے، اس کی خوب صورتی کی وجہ سے...... (اے انسان) تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں تو دین دار عورت سے نکاح کرنے میں کامیابی حاصل کر۔''

[کتاب النکاح، باب لا ینکح الاب وغیرہ البکر الثیب الا برضاہ]

اگر اسلام کے ایک حکم کی رعایت سے فائدہ اٹھا کر دوسرا نکاح کر رہے ہیں تو یہ بھی اسی اسلام کا حکم ہے، اسے ملحوظ رکھنا ہر مرد پر فرض ہے۔ دین پر عمل پیرا عورت کے جہاں بہت سے اخروی فائدے ہیں وہاں دینوی فائدے بھی بہت سے ہیں مثلاً

1. وہ شوہر کی مطیع وفرماں بردار رہے گی۔
2. دوسری بیوی کے ساتھ اللہ سے ڈرنے کی وجہ سے کسی قسم کی چپقلش کے امکانات ہی پیدا نہیں ہونے دے گی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❸ گھر کی فضا کو پر سکون رکھے گی۔

❹ بے جا مطالبات نہیں کرے گی۔

❺ مرد کو پہلی بیوی کے خلاف نہیں بھڑکائے گی۔

❻ بچوں کی تربیت اسلامی خطوط پر کرے گی۔

بعض خواتین میں دین سے محبت، دین کا علم اور اس کی سوجھ بوجھ ہوتی ہے، لیکن اخلاق، حسنِ تدبر اور سلیقہ کی کمی ہوتی ہے۔ جس سے وہ گھر کی فضا کو خوش گوار رکھنے میں ناکام رہتی ہیں۔ لہٰذا کسی مستند ذریعے سے یہ بھی معلوم کر لینا چاہیے تاکہ بعد میں کوئی تکلیف نہ اٹھانا پڑے۔

دوسرا نکاح گناہوں سے بچنے اور اجر کے مزید مواقع حاصل کرنے کے لیے کیا جاتا ہے۔ لہٰذا اپنے حالات و معاملات کا بار بار جائزہ لیں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ دوسرے نکاح کے بعد بیویوں میں ناانصافی...... اہل وعیال کی اسلامی تربیت سے غفلت...... اپنی طبیعت کے عدم برداشت یا سستی کے سبب مزید گناہوں کے بوجھ تلے دبے چلے جائیں۔

جن مرد حضرات کا ایک سے زائد بیویوں سے واسطہ پڑ چکا ہے ان میں سے جو لوگ صاحبِ عقل اور صائب الرائے ہیں، ان سے مخلصانہ مشورہ لیں اور ان کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تجربات کو پیش نظر رکھیں۔ گزشتہ صفحات میں بیوی کے جن حقوق کی قرآن وسنت کی روشنی میں وضاحت کی گئی ہے ان پر ضرور عمل درآمد کریں۔

دوسری شادی کرنا اجازت یا حکم:

بعض مسلمان قرآن حکیم کی متعلقہ آیات کی بنا پر یہ سمجھتے ہیں کہ مرد کے لیے دوسری شادی کرنا فرض ہے۔ فرض وہ احکام ہیں جنہیں کرنے کا تاکیدی حکم ہے۔ مثلاً نماز قائم کرنا، روزے رکھنا، زکوٰۃ ادا کرنا، جہاد کرنا، والدین کی اطاعت ،صلہ رحمی، بے نکاحوں کا نکاح کر دینا، وغیرہ۔ متعلقہ آیت کے سیاق وسباق اور اسلوب پر غور کریں۔

﴿وَ اِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِی الْیَتٰمٰی فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰی وَ ثُلٰثَ وَ رُبٰعَ ۚ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اَوْ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰۤی اَلَّا تَعُوْلُوْا ؕ﴾

''اگر تم کو یہ خطرہ ہو یتیم لڑکیوں کے بارے میں کہ ان سے انصاف نہ کرسکو گے تو پھر دوسری عورتوں سے جو تمہیں پسند آئیں دو دو، تین تین، چار چار تک نکاح کرو لیکن یہ اندیشہ ہو کہ ان میں انصاف نہ کرسکو گے تو پھر ایک ہی کافی ہے یا پھر وہ کنیزیں جو تمہارے قبضے میں ہوں۔'' [النساء: ۳]

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ دوسری، تیسری اور چوتھی بیوی کی اجازت ہے حکم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں اگر حکم ہوتا تو ہر مسلمان ایک سے زائد بیویاں رکھتا لیکن ایک بیوی کے ساتھ ہی اکثر صحابہ نے زندگی گزاری۔

مثلاً عثمان رضی اللہ عنہ کی ایک وقت میں ایک ہی بیوی ہوا کرتی تھی۔ پہلی رقیہ رضی اللہ عنہا ان کی وفات کے بعد ام کلثوم رضی اللہ عنہا ان کے بعد آپ نے اور بھی نکاح کیے۔

علی رضی اللہ عنہ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کی موجودگی میں نکاح کا ارادہ کیا لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کر دیا۔ اس کے بعد آپ رضی اللہ عنہ نے کئی نکاح کیے۔ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے ام ایمن رضی اللہ عنہا کے ساتھ زندگی گزاری۔ البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی بنا پر چند ماہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے بھی نکاح رہا۔

جعفر طیار رضی اللہ عنہ کی ایک ہی بیوی تھی۔ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا، ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کی بیوی بھی ایک تھی، ام سلمہ رضی اللہ عنہا۔ معلوم ہوا کہ یہ حکم نہیں اجازت ہے اور اجازت کس کے لیے؟ تفصیل پہلے گزر چکی ہے جو انصاف کر سکے۔ آیت کے اسلوب پر غور کریں "اگر تمہیں خوف ہو کہ عدل نہ کر سکو گے تو ایک ہی پر اکتفا کرو۔" معلوم ہوا کہ حکم صرف ایک بیوی کا ہے اور اجازت بشرط عدل ایک سے زائد بیویوں کی۔

مزید فرمایا "یہ اس سے بہتر ہے کہ تم ناانصافی کرو۔"

گویا عدل کرنا لازمی شرط یعنی حکم ہے کیونکہ اس کی تاکید کی گئی ہے اور عدل نہ کرنا گناہ اور اس پر عمل نہ کرنا عذاب کا باعث ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمایا:

من کانت له امراتان فمال الی احدا هما جاء یوم القیمة وشقه مائل۔

’’جس شخص کی دو بیویاں ہوں اور وہ ان کے درمیان عدل نہ کرے تو وہ روزِ قیامت اس حال میں نظر آئے گا کہ اس کا آدھا دھڑ گرا ہوا ہوگا۔‘‘

[صحیح سنن ابو داء ود للالبانی، الجزء الثانی، ح۱۸٦۸، نکاح کے مسائل]

کیا دوسرا نکاح کرنا سنت ہے؟

سنت کی عام اور مشہور تعریف یہ ہے کہ جو کام رسول اللہ ﷺ نے کیا۔ یہ بات سب جانتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عقد میں ایک وقت میں نو بیویاں بھی تھیں لیکن یہ اختصاصِ نبوت ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾

’’مومنوں کے علاوہ خاص آپ ﷺ کے لیے ہیں۔‘‘ [الاحزاب]

صرف ایک نکاح کرنا سنت ہے:

حقیقت یہ ہے کہ ہر مرد اور عورت پر ایک نکاح زندگی میں کرنا سنتِ مؤکدہ ہے اور بعض علماء اسے واجب کہتے ہیں کیونکہ یہ قرآن حکیم میں حکم ہے:

﴿وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ﴾

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اپنوں میں سے بے نکاحوں کا نکاح کر دیا کرو۔'' [النور]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

النكاح من سنتي۔

''نکاح کرنا میری سنت میں سے ہے۔'' [صحیح مسلم و بخاری]

اور آپ ﷺ نے ایک موقع پر یہ بھی فرمایا:

فمن رغب من سنتي فليس مني۔

''جس نے میری سنت سے اعراض کیا وہ مجھ سے نہیں۔''

معلوم ہوا کہ ایک دفعہ نکاح کرنا سنت ہی نہیں حکمِ ربی بھی ہے لیکن مزید نکاح کرنے کی اجازت اس کے لیے ہے جو عدل کر سکے۔ لوگ دوسرے، تیسرے، چوتھے نکاح کو سنت کہہ کر اسے زندہ کرنے کے لیے زیادہ نکاح کرنے کی تحریک پیدا کر رہے ہیں حالانکہ انہیں ساتھ ساتھ عدل کی بھی اسی زور و شور سے تحریک چلانا چاہیئے اور اس کی مثالیں جاری کرنا چاہئیں تاکہ حقیقی اسلام کا عائلی نظام ابھر کر سامنے آئے۔

ترنگ میں آ کر دوسری بیوی کر لینا لیکن عدل کو اہمیت نہ دینا، جہاں اسلامی احکام کی تضحیک کے علاوہ عورتوں پر ظلم و زیادتی ہے وہاں مرد کے اپنے اخروی انجام کے اعتبار سے خسران و ذلت کا باعث بھی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیویوں میں ناانصافی کا انجام:

جو شخص اپنی کسی ایک بیوی یا بیویوں کے حقوق ادا کرنے میں غفلت برتتا ہے یا جان بوجھ کر ان کے حقوق غصب کرتا ہے۔ احادیث میں اس کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے شدید پکڑ کی وعید سنائی گئی ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جس شخص کی دو بیویاں ہوں اور ان کے درمیان عدل نہ کرے تو قیامت کے دن وہ اس حال آئے گا کہ اس کا ایک حصہ گرا ہوا (فالج زدہ) ہوگا۔"

[صحیح سنن، ابوداؤد، للالبانی]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

كفى اثما ان يحبس عن من يملك قوتة۔

"آدمی کو (ہلاک کرنے کے لیے) بس اتنا ہی کافی ہے کہ جس کا خرچ اس کے ذمہ ہے اس کا خرچ اسے نہ دے۔"

[صحيح مسلم، كتاب الزكوة، باب فضل النفقة على العيال والمملوك]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اللهم انى احرج حق الضعيفين اليتيم والمراة۔

"اے اللہ! میں دو کمزوروں کا حق مارنا حرام کرتا ہوں۔ ایک یتیم کا حق اور دوسرا عورت کا حق۔"

[صحیح سنن ابن ماجه، للالبانی، الجزء الثانی، ح:۲۹۶۸، نکاح کے مسائل]

ان احادیث سے ثابت ہوا کہ دو بیویوں کے درمیان اختیاری امور میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عدل نہ کرنے والے کا جسم فالج زدہ ہوگا۔ بیوی کا حقِ نفقہ ادا نہ کرنا ہلاکت کا باعث ہے۔ عورت اور یتیم دونوں معاشرے کے کمزور ترین لوگ ہیں، ان کا حق دبانا حرام یعنی گناہ کبیرہ ہے۔

مرد حضرات کو مندرجہ بالا وعیدوں کو سامنے رکھتے ہوئے بیویوں کے درمیان عدل کرنا چاہیے ورنہ دنیا کی بجائے آخرت میں بیویوں کے حقوق کی ادائیگی کرنا ہوگی جیسا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لتؤ دوا الحقوق الی اھلھا یوم القیمۃ حتی یقاد للشاۃ الجلحاء من الشاۃ القرناء۔

''قیامت کے روز تمہیں ایک دوسرے کے حقوق ضرور ادا کرنے پڑیں گے یہاں تک کہ (اگر سینگ والی بکری نے بے سینگ بکری کو مارا ہوگا تو) سینگ والی بکری سے بے سینگ والی بکری کا بدلہ بھی لیا جائے گا۔''

[صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ والآداب، باب التحریم الظلم]

اس حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ حقوق کی ادائیگی کا معاملہ نازک بھی ہے، اہم بھی اور اس میں غفلت برتنا اخروی نقصان کا باعث بھی ہے نیز یہ کہ گو جانور عذاب اور ثواب کے مکلّف نہیں لیکن انہیں زندہ کر کے ان کے حقوق دلوائے جائیں گے۔
اگر بیوی کے حقوق ادا کرنے میں کوتاہی کی اور اس پر ظلم کیا تو اس صورت میں وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مظلوم ہے اور مظلوم شخص اللہ تعالیٰ کی حمایت میں ہوتا ہے۔ نیز اس کی دعا تیزی سے قبول ہوتی ہے جیسا کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اتقوا دعوة المظلوم فانها تصعد الى السماء كانها شرارة۔

''مظلوم کی بددعا سے بچو، مظلوم کی بددعا (اس تیزی سے) آسمانوں پر پہنچتی ہے جس تیزی سے آگ کا شعلہ بلند ہوتا ہے۔''

[صحيح جامع الصغير، للالبانی، الجزء الاول رقم الحديث: ١١٧]

مندرجہ بالا تصریحات کی روشنی میں مرد کو عملاً چاہیے کہ:

☆ ایک بیوی کو خوش کرنے کے لیے دوسری کو ذلیل نہ کرے۔

☆ ایک بیوی کو دوسری بیوی کے بچوں کو سنبھالنے کے لیے مجبور نہ کرے بلکہ یہ ان کی ماں کا فرض ہے۔ اِلاّ یہ کہ پہلی بیوی بیمار اور مجبور ہو یا پھر اسے وہ طلاق دے چکا ہو یا فوت ہو چکی ہو۔

☆ شوہر کو بیویوں کے حقوق معاف کرنے کا اختیار نہیں۔ وہ حقوق ادا کرنے کا پابند ہے۔ اگر زبردستی مرد نے کوئی حق معاف کرا بھی لیا تو یہ جبر ہے روزِ قیامت مرد کو اس کا حساب دینا ہوگا۔

☆ شوہر اپنی ایک بیوی کی شرم وحیاء والی باتیں دوسری بیوی کو نہ بتائے اور نہ ہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیویاں ایک دوسری کو یا کسی اور کو ایسی باتیں بتائیں۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ان من اشر الناس عند الله منزلة يوم القيمة الرجل يفضى الى امرأته و تفضى اليه ثم ينشر سرها۔

''قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے برے مرتبہ میں وہ آدمی ہے جو اپنی بیوی سے خلوت کرے اور عورت مرد سے خلوت کرے پھر وہ اس کا راز افشاء کرے۔'' [مسلم، کتاب النکاح، تحریم افشاء سر المراۃ]

☆ شوہر شکل وصورت کے حوالے سے ایک کو خوب صورت اور دوسری کو بد صورت نہ کہے کیونکہ یہ دل شکنی کا باعث ہے، نیز اس میں کسی شخص کا اپنا اختیار نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی تخلیق ہے اور اس کی ہر تخلیق بہترین ہوتی ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ان المقسطين عند الله على منابر من نور عن يمين الرحمن عزوجل و كلتا يديه يمين الذين يعدلون فى حكمهم و اهليهم و ما ولوا۔

''انصاف کرنے والے اللہ تعالیٰ کے ہاں رحمان عزوجل کے دائیں ہاتھ نور کے منبروں پر ہوں گے اور اس کے دونوں ہاتھ دائیں ہیں یہ وہ لوگ ہیں جو فیصلے میں عدل کرتے ہیں اور اپنے گھر والوں میں اور جن کے بھی ذمہ دار ہیں ان میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عدل کرتے ہیں۔" [صحیح مسلم، کتاب الامارۃ، باب فضیلۃ الامام العادل]

آخر میں دعا ہے کہ رب کریم ہمیں حقوق العباد ادا کرنے اور اسلام کے معاشرتی نظام کو اپنی تمام جزئیات کے ساتھ قبول کرنے اور اسے اپنانے کی توفیق دے۔ آمین

﴿رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّ اجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا﴾ [الفرقان]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اسلامی معاشرت''

کے اہم انفرادی پہلو

☆ انسان کا مقصد حیات اللہ کی عبادت واطاعت ہے۔ لہٰذا اس کی عبادت واطاعت کے تقاضے ...... اطاعت رسول ﷺ کی حدود میں رہ کر کرنا۔

☆ خاتم النبیین ﷺ کی اطاعت اور محبت کو ہر شعبہ زندگی میں ملحوظ رکھنا۔

☆ اولا کو اللہ کی کاص نعمت سمجھ کر ...... اسلامی اقدار وآداب کے مطابق اس کی پرورش کرنا۔

☆ بلوغ کی عمر کو پہنچتے ہی فوراً نکاح کا اہتمام کرنا۔

☆ انتخابِ زوج کی تلاش میں تقویٰ کو ترجیح دینا۔

☆ طویل منگنی کی بجائے نکاح اور رخصتی کرنا۔

☆ اشیائے ضرورت میں نبوی معیار کو نمونہ بنانا ...... زائد ملے تو اللہ تعالیٰ کی حدود میں رہ کر خرچ کرنا۔

☆ اللہ تعالیٰ کے حکم استیذ ان پر عمل کرنا۔

☆ ستر وحجاب ...... اور غض بصر کی پابندی کرنا۔

☆ حقوق لینے کی بجائے دوسروں کے حقوق ادا کرنے میں کوشاں رہنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ مرد کا منصب قوام کے تقاضے ...... کفالت بہ کسب حلال ...... حفاظت اوامر ونواہی ...... اور امارت وخلافت کا علم حاصل کرنا ...... اور ممکنہ حد تک اسے بروئے کار لانا۔

☆ خواتین کا احترام اور وقار برقرار رکھنا۔

☆ عورت کا گھر میں ٹک کر اطاعت قوام (شریعت کی حدود میں رہ کر) کرنا اور نگرانی اطفال کی ذمہ داریاں نبھانا۔

☆ دنیا کی دیگر اقوام کی مسرفانہ زندگی اور تعیش کی بجائے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کے طرز حیات کی پیروی کرنا۔

☆ رفاہِ دنیا کے بجائے فلاحِ آخرت میں ڈوبے رہنا۔

www.KitaboSunnat.com

☆......☆......☆

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مشربہ علم و حکمت
ندیم ٹاؤن ڈاکخانہ اعوان ٹاؤن لاہور
0300-4270553